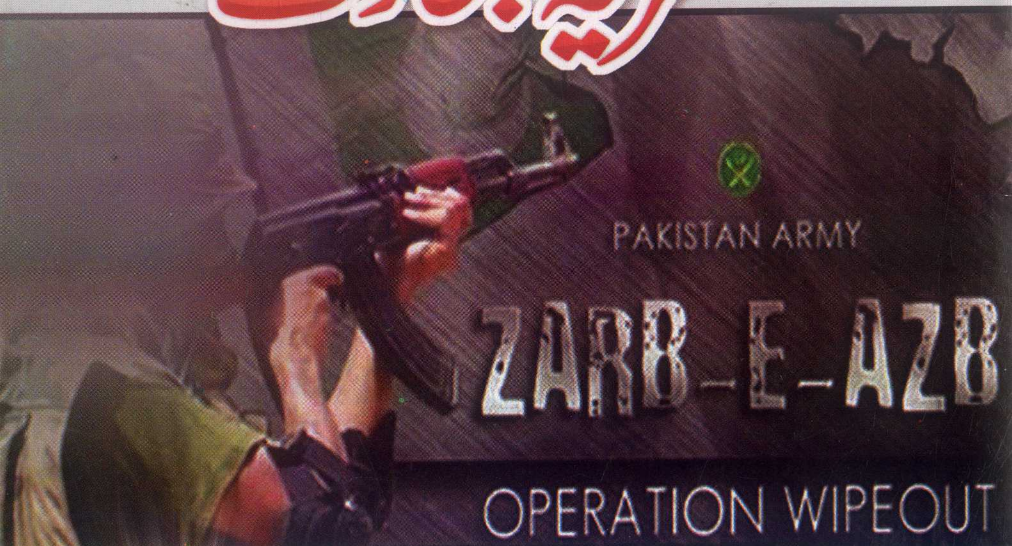
بغاوت اور اس کے محرکات و نتائج
اور جذبۂ تحفظ پاکستان کے تحت علمی و تحقیقی مقالہ

مودودی اور نظریۂ بغاوت



مفتی ظہور احمد جلالی

مجلس رضا مرکزی

مودودی کا نظریۂ بغاوت

تالیف
شارح حدیث نجد حضرت علامہ مولانا
مفتی ظہور احمد جلالی دامت برکاتہم العالیہ

مرکزی مجلس رضا' لاہور

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

﴿سلسلہ اشاعت نمبر ۹﴾

نام کتاب ——— مودودی صاحب کا نظریہ بغاوت

تالیف ——— شارح حدیث نجد حضرت علامہ مولانا
مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

صفحات ——— 96

تاریخ اشاعت ——— شوال المکرم ۱۴۳۴ھ/ مطابق اگست ۲۰۱۴ء

ناشر ——— مرکزی مجلس رضا، لاہور

﴿نوٹ: شائقینِ مطالعہ -/50 روپے مجلس کو روانہ فرما کر طلب کر سکتے ہیں﴾

مرکزی مجلس رضا، گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

فقیر بغاوت اوراس کے محرکات ونتائج وثمرات پر کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر تعلیمی مصروفیات کے پیش نظر اس کے لکھنے کی نوبت نہ آئی اس دوران جب مودودی صاحب کے تربیت یافتہ صالحین کے امیر جناب منور حسن صاحب نے افواج پاکستان کے عظیم المرتبت فدا کاروں کو شہید تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور بالخصوص مسلمانوں کو مساجد میں مزارات کے آس پاس، گلی بازاروں، تعلیمی اداروں میں، راہ چلتے مسافروں کو بم دھماکوں سے شہید کرنے اور امام بارگاہوں میں بارود برسانے والوں کو شہادت کے مرتبے پر فائز کیا نیز ان کی ساری جماعت نے اپنے امیر کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اسے درست قرار دیا تو اس موضوع پر کچھ لکھنے کی تحریک شدت اختیار کر گئی تو محض اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے حصول اور جذبہء تحفظ پاکستان کے پیش نظر یہ صفحات تحریر کر دیے گئے۔

ابھی اشاعت کا مرحلہ باقی تھا کہ آزادی مارچ اور انقلاب مارچ کے خوش کن نعروں سے ملک میں افراتفری، انتشار اور شر وفساد کا ہنگامہ برپا کر دیا گیا۔

فقیر ان تقدیمی کلمات میں ان حالات پر مفصل تبصرہ تو نہیں کر سکتا البتہ ڈاکٹر طاہر القادری

''جن کی کتاب ''دہشت گردی اور فتنہء خوارج'' کا حوالہ فقیر نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر پر دیا تھا'' کی کتاب کی چند عبارات پیش خدمت کرنا ضروری سمجھتا ہے تا کہ قارئین کو

خوارج وبغاۃ کے مختلف اطوار اور طریقہء واردات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

چنانچہ ملاحظہ ہو ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں

اصطلاح فقہاء میں بغاوت سے مراد ایسی حکومت کے احکام کو نہ ماننا اور اس کے خلاف مسلح خروج کرنا ہے جس کا حق حکمرانی قانون کے مطابق قائم ہوا ہو۔

دہشت گردی اور فتنہء خوارج ص ۲۳۷

آگے لکھتے ہیں

اور فئہء باغیہ کا معنی مسلم ریاست کی اتھارٹی تسلیم نہ کرنے والا گروہ ہے

دہشت گردی اور فتنہء خوارج ص ۲۳۸

آگے چل کر تحریر کرتے ہیں

۴۔ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ جو حکومت وقت کے دائرہ اختیار اور اس کے نظم سے خروج کرتے ہیں اور اطاعت کا طوق بظاہر پر کشش تاویل کی بناء پر اتار پھینکنے کا قصد کرتے ہیں شرط یہ ہے کہ ان میں اتنی قوت موجود ہو جس کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت وقت کو لشکر تیار کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو یہ ہیں وہ باغی لوگ جن کا حکم ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں۔ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ ان دہشت گردوں کے خلاف حکومت وقت کی مدد کریں۔ پس اگر وہ گروہ حکومت وقت کی مدد و اعانت کو ترک کر دیں گے تو باغی دہشت گرد ان پر غالب آجائیں گے اور زمین میں فساد پھیل جائے گا۔

دہشت گردی اور فتنہء خوارج ص ۲۶۰

ڈاکٹر صاحب اپنی مذکورہ کتاب کے ص ۲۷۵ بہ بعد پر مشتمل ایک حدیث شریف اور اس

کا ترجمہ کرنے کے بعد فوائد میں لکھتے ہیں کہ

۱۔امت مسلمہ میں فتنہ شر کے آخری زمانوں میں ایسے بھی داعی ہوں گے جن کی دعوت حقیقت میں جنت کی بجائے جہنم کی طرف لے جانے کا باعث ہوگی۔

۲۔ایسے لوگوں کی زبان، رنگ، وضع قطع اور چال ڈھال میں بظاہر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع دکھائی دے گی۔

۳۔ان کی نشانی اور علامت یہ ہوگی کہ وہ مسلم اجتماعیت اور اکثریت کے خلاف ہوں گے۔

۴۔وہ مسلم حکومتوں کے خلاف خروج کریں گے یا خروج کی دعوت دیں گے۔

۵۔ان لوگوں کے شر سے کنارہ کشی اور ہیئت اجتماعی سے وابستگی حفاظت ایمانی کی ضمانت ہوگی۔

۶۔مسلمان حکومت اور ہیئت اجتماعی کے خلاف بغاوت اور مسلح دہشت گردی کا راستہ سب کچھ ہوسکتا ہے مگر دین اسلام نہیں ہوسکتا۔

۷۔جو لوگ ان کی دعوت کی پیروی کریں گے جہنم میں جائیں گے۔

دہشت گردی اور فتنہ خوارج ص ۲۷۸

ڈاکٹر صاحب خود لکھتے ہیں (یا ان کے کرایہ دار ملازمین اہل قلم واللہ تعالی اعلم بالصواب) یہاں انہوں نے حدیث شریف ذکر کی ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے کی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس بات کا اقرار لیا

کہ جس کو حکمرانی کا حق دیا گیا اس کے حق حکومت یعنی اتھارٹی کے خلاف خروج
نہیں کریں گے سوائے اس صورت کے کہ اس کا کفر صریح واضح ہو جائے اور
(اس معاملہ میں) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (مقرر کردہ) واضح اور

قطعی دلیل ہو۔

دہشت گردی اور فتنہ خوارج ص ۲۸۶

فقیر نے ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی عبارات بعینہ نقل کر دی ہیں تا کہ اہل بصیرت اور شخصی وگروہی تعصب سے پاک حضرات ان عبارات کو بغور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمائیں کہ ملک میں جاری خوش نما انقلابی و آزادی مارچ و دھرنا کہیں بغاوت کے زمرہ میں تو نہیں آتا؟

اگر آتا ہے تو اس کی دعوت دینے والا اپنے بقول کس کی دعوت دے رہا ہے؟

ایک عرصہ تک مجددیت کی خواہش دل میں پالنے کے بعد اسے اپنی شان رفیع سے کم درجہ سمجھتے ہوئے شیخ الاسلام کے منصب پر براجمان ہونے والا

کیا صرف اسی منصب پر اکتفا کرے گا یا اس سے بھی اونچے منصب کے لیے خوابوں کی دنیا میں غوطہ زنی کرے گا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

خویدم الدین والملک والملة

ظہور احمد جلالی

شب جمعہ ۲ ذیقعد ۱۴۳۵ھ

۲۸ اگست ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔ (البقرہ ۲ آیت ۱۵۴)

اس آیہء کریمہ نیز سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۶۹ تا ۱۷۱ میں شہداء کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی عظمت و رفعت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے دیگر آیات بینات میں بھی شہداء کرام کی فضیلت مذکور ہے

جبکہ ان آیات میں زیادہ واضح انداز میں ان کی حیاتِ جاودانی اور انعاماتِ الٰہیہ کا ذکر ہے

سورہ بقرہ کی مذکورہ آیہء کریمہ کا شان نزول یہ ہے

جنگ بدر میں مسلمان صرف ۳۱۳ تھے اور کفار تقریباً ۱۰۰۰۔ مسلمان بے سامان تھے اور کفار کا ساز و سامان بے شمار۔ نتیجہ کے طور پر مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفار کو شکست۔ اس جنگ میں ۱۴ مسلمان شہید ہوئے ۶ مہاجرین عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب، عمرو بن

ابی وقاص، ذوالشمالین، عمر بن نفیلہ، عامر بن بکر، مجبہ بن عبداللہ اور آٹھ انصاری سعید بن خثیمہ، قیس بن عبدالمنذر، زید بن حارث، تمیم بن ھمام، رافع بن معلٰی، حارثہ بن سراقہ، معوذ بن عفراء، عوف بن عفراء اس کے بعد مسلمان تو کہتے تھے کہ فلاں فلاں لوگ اس جنگ میں مرے اور کفار منافقین کہتے تھے کہ یہ ایسے دیوانے ہیں کہ تھوڑے اور بے سروسامان لوگ بڑی جماعتوں پر حملہ کر دیتے ہیں اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے بے فائدہ اپنی جانیں گنواتے ہیں ان کے حق میں یہ آیتِ کریمہ اتری۔

(تفسیر نعیمی ج۲ص۷۹)

شہید اور اس کی زندگی

اس سلسلہ میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں

شہید کے معنی اور وجہ تسمیہ۔ شہید کے لفظی معنی حاضر یا گواہ کے ہیں مگر عرف میں شہید وہ مسلمان بالغ ہے جو ظلماً مارا جائے اور قاتل پر اس کے قتل سے مال واجب نہ ہوا س کو شہید کہنے کی چند وجہیں ہیں ایک یہ کہ دیگر مسلمان قیامت کے حساب وکتاب سے فارغ ہو کر جنت میں پہنچتے ہیں اور اس سے پہلے ان کی قبروں میں جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے مگر شہید مرتے ہی جنت میں حاضر ہو جاتا ہے اور وہاں سیر بھی کرتا ہے اور رزق بھی کھاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اسے بارگاہ الٰہی میں حاضر کر کے فرمایا جاتا ہے تمنا کر وہ عرض کرتا ہے کہ مجھے دنیا میں پھر بھیجا جائے تاکہ شہادت کی لذت پاؤں۔ حکم الٰہی ہوتا ہے کہ ہم ایک بار آزما کر پھر نہیں آزماتے (شہید بمعنی حاضر) تیسرے یہ کہ عام مسلمان قیامت میں گزشتہ انبیاء کے گواہ ہوں گے مگر شہداء سرکاری گواہ جیسے کہ اب بھی بعض مقدمات میں خفیہ پولیس یا ڈاکٹر وغیرہ سرکاری گواہ ہوتے ہیں یا دنیا میں باقی مسلمان تو اپنی زبان قلم وغیرہ سے حقانیتِ اسلام کی گواہی دیتے ہیں مگر شہید اپنے خون سے توحید

ورسالت کی گواہی دیتا ہے کہ اس کا ہر قطرۂ خون کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو جو بھی ظلماً مارا جائے شہید ہے یہاں تک کہ اپنے مال اولاد آبرو کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید مگر شہید فی سبیل اللہ وہ ہے جو دین کی حفاظت میں جان کی قربانی دے

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے شہداء

صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں

شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں ۱- جو طاعون سے مرا شہید ہے ۲- جو ڈوب کر مرا شہید ہے ۳- ذات الجنب میں مرا شہید ہے ۴- جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے ۵- جو جل کر مرا شہید ہے ۶- جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھے پڑے اور مر جائے شہید ہے ۷- عورت کے بچہ پیدا ہونے یا کوارے پن میں مر جائے شہید ہے۔

اس حدیث کو امام مالک وابوداؤد ونسائی نے جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام احمد کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا اس کے مثل ہے جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے احمد ونسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم اللہ عزوجل فرمائے گا ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ انہیں میں ہیں اور انہیں کے ساتھ ہیں۔ دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم سے مشابہ ہوں گے شہداء میں شامل کر دیے جائیں گے

ابن ماجہ کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا مسافرت کی موت شہادت ہے ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے امام جلال الدین سیوطی وغیرہ آئمہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں ۹-سل کی بیماری میں مرا ۱۰-سواری سے گر کر یا مرگی میں مرا ۱۱-بخار میں مرا ۱۲-مال یا ۱۳ جان یا ۱۴-اہل یا ۱۵-کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا ۱۶-عشق میں مرا بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو ۱۷-کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ۱۸-بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا ۱۹-مارا اور مر گیا ۲۰-کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا ۲۱-علم دین کی طلب میں مرا ۲۲-مؤذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو ۲۳-تاجر راست گو ۲۴-جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی ۲۵-جو اپنے بال بچوں کے لیے سعی کرے ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انہیں حلال کھلائے ۲۶-جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ۲۷-جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے ۲۸-فسادِ امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے ۲۹-جو مرض میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس بار کہے اسی مرض میں مر جائے اور اچھا ہو گیا اس کی مغفرت ہو جائے گی ۳۰-کفار سے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا ۳۱-جو ہر رات میں سورہ یٰسین شریف پڑھے ۳۲-جو باطہارت سویا اور مر گیا ۳۳-جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے ۳۴-جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں ۳۵-جو جمعہ کے دن مر جائے ۳۶-جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں:

۱- هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

اَلْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لیے یہی بات ہے۔ (بہار شریعت جز۴ص ۹۳-۹۴)

یہ تفصیل فقیر نے اکابرینِ امت کے اقوال مبارکہ بعینہ نقل کر کے ذکر کر دی ہے آج کے دور میں قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ شہید کون ہے؟ افواج پاکستان کے سرفروشانِ وطن شہید ہیں یا خروج و بغاوت کرنے والے طالبان؟ اس سلسلہ میں۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری بانی ادارہ منہاج القران کے نام سے ایک مبسوط کتاب ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' بصورت فتوی شائع ہوئی جو انہوں نے غالبًا ادارہ کے طریقہ کار کے مطابق مؤظفین حضرات سے تیار کروا کر اپنے بلند نام سے شائع کروائی ہے اگر اس کتاب میں کسی غیر کی خوشنودی کا عنصر شامل حال نہیں تو بہت ہی قابل داد اور لائق تحسین ہے۔

جزاھم اللہ تعالیٰ علی حسب نیاتھم

بغاوت اور اس کا مفہوم و مصداق

بغاوت کے بارے میں ہم مختصراً بین الاقوامی عالم جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے اقوال ذکر کرنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں کیونکہ ان دنوں مودودی جماعت کے امیر سید منور حسن ہی نے یہ بحث چھیڑ کر ملک میں ہلچل مچا دی ہے مزید برآں انکی جماعت نے اپنے امیر کی مکمل تائید کرتے ہوئے معاملہ اور زیادہ الجھا دیا ہے جب کہ حدیث

شریف ہے

لَا طَاعَةَ لِلْخَلْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے

کیونکہ یہ مسئلہ اول و آخر مودودی جماعت کی فکرِ کج کا نتیجہ ہے اس لیے ہم مودودی صاحب کے حوالہ جات سے بات آگے چلانا موزوں سمجھتے ہیں قرآن عزیز کی احکام شرعیہ کے متعلق سب سے جامع آیہء کریمہ

اِنَّ اللّٰـهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ (النحل۔۹۰)

میں واقع البغی کی تفسیر میں مودودی صاحب لکھتے ہیں

تیسری چیز "بَغی" جس کے معنی ہیں اپنی حد سے تجاوز کرنا اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی کرنا خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے

تفہیم القران سورہ نحل حاشیہ ۸۹ آخری پیرا

مودودی جماعت کے ہر فرد کو بالخصوص پرانے ارکان کو یہ عبارت بار بار بغور پڑھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اس عبارت کی رو سے طالبان کے نام سے برسرِ پیکار حضرات کیا اپنی حد کے اندر ہیں یا تجاوز کر چکے ہیں؟ اگر وہ اپنی حد سے تجاوز اور مسلمانوں کے حقوق میں دست درازی کے مرتکب کیا بلکہ خوگر ہو چکے ہیں تو انہیں کھلے دل سے تسلیم کر لینا چاہیے کہ یہ اہل حق کا گروہ نہیں بلکہ بغاوت کرنے والی ایک جماعت ہے جس کی حمایت بھی بغاوت اور جرم ہے

قرآن عزیز نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ

اِحْدٰاهُمَا عَلَی الْاُخْریٰ فَقَاتِلُوْ الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْءَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

اور اگر اہل ایمان سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرادو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (الحجرات۔۹)

اس کی تفسیر میں فرقہ مودودیہ کے بانی نے تفصیلی گفتگو کی ہے حسب ضرورت ہم ان کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں

ایک جگہ لکھتے ہیں

(لڑنے والے دو گروہ) فریقین میں سے ایک گروہ رعیت ہو اور اس نے حکومت یعنی مسلم حکومت کے خلاف خروج کیا ہو فقہاء اپنی اصطلاح میں اس خروج کرنے والے گروہ کے لیے ''باغی'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ (تفہیم القرآن ج۵ ص۷۹)

بانی مودودی جماعت مزید لکھتے ہیں:

وہ (باغی) جو کسی شرعی تاویل کی بنا پر حکومت کے خلاف خروج کریں مگر ان کی تاویل باطل اور ان کا عقیدہ فاسد ہو مثلاً خوارج اس صورت میں بھی حکومت خواہ عادل ہو یا نہ ہو ان سے جنگ کرنے کا جائز حق رکھتی ہے اور اس کا ساتھ دینا واجب ہے۔

(تفہیم القرآن ج۵ ص۷۹)

یہ حکم اس حکومت کے لیے ہے جو باقاعدہ مسلمانوں کی رضامندی سے قائم ہوئی ہو جیسا کہ موجودہ حکومت ۱۱ مئی ۲۰۱۳ء کے منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہوئی اور اگر کوئی حکومت جبراً قائم ہوئی جیسا کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء میں مشرف نے بغاوت

کرتے ہوئے قبضہ کرلیا تھا ایسی حکومت کے خلاف خروج کرنے کے متعلق مودودی صاحب رقمطراز ہیں

جو ایک ظالم حکومت کے خلاف خروج کریں جس کی امارت جبرًا قائم ہوئی ہو اور جس کے امراء فاسق ہوں اور خروج کرنے والے عدل اور حدود اللہ کی اقامت کے لیے اٹھے ہوں اور ان کا ظاہر حال یہ بتا رہا ہو کہ وہ خود صالح لوگ ہیں اس صورت میں ان کو ''باغی''یعنی زیادتی کرنے والا گروہ قرار دینے اور ان کے خلاف جنگ کو واجب قرار دینے میں فقہاء کے درمیان سخت اختلاف واقع ہو گیا ہے جسے مختصرًا ہم یہاں بیان کرتے ہیں

جمہور فقہاء اور اہل الحدیث کی رائے یہ ہے کہ جس امیر کی امارت ایک دفعہ قائم ہو چکی ہو اور مملکت کا امن وامان اور نظم ونسق اس کے انتظام میں چل رہا ہو وہ خواہ عادل ہو یا ظالم اور اس کی عمارت خواہ کسی طور پر قائم ہوئی ہو اس کے خلاف خروج کرنا حرام ہے الا یہ کہ وہ کفر صریح کا ارتکاب کرے امام سرخسی لکھتے ہیں جب مسلمان ایک فرمانروا پر مجتمع ہوں اور اس کی بدولت ان کو امن حاصل ہو اور راستے محفوظ ہوں ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ اس کے خلاف خروج کرے تو جو شخص بھی جنگ کی طاقت رکھتا ہو اس پر واجب ہے کہ مسلمانوں کے اس فرمانروا سے مل کر خروج کرنے والوں کے خلاف جنگ کرے''المبسوط،باب الخوارج)۔(تفہیم القرآن ج۵ص۷۹-۸۰)

اس طویل اقتباس میں خط کشیدہ عبارت کہ

جمہور فقہاء اور اہل الحدیث کی رائے یہ ہے (الی) خروج حرام ہے قابل غور ہے

مودودی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں

قانون بغاوت کا اطلاق صرف ان باغیوں پر ہوتا ہے جو کوئی بڑی طاقت رکھتے ہوں اور کثیر جمعیت اور جنگی ساز وسامان کے ساتھ خروج کریں۔(تفہیم القرآن ج۵ص۸۱)

ان اقتباسات کی روشنی میں جب ہم غور کرتے ہیں تو طالبان خونخوار بھیڑیوں کی

طرح باغیوں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں

مسجدوں میں بم دھماکے کرانا، امام بارگاہوں میں خودکش حملے کرانا، سکولوں کالجوں میں پڑھنے والے طلباء وطالبات پر حملہ کرنا، دوکانوں پر لوٹ مار کرنا، بسوں اور ٹرینوں میں سفر کرنے والوں کو ابدی نیند سلانا، اہل سنت وجماعت کو درود شریف پڑھنے پر اذیتیں دینا، علماء ومشائخ اہلسنّت کو شہید کرنا، علماء اسلام کو ان کو شہید کرنے کے بعد قبروں سے نکال کر تختہء دار پر لٹکانا ودیگر جرائم کی موجودگی کون عقلمند ان کی اس تحریک بغاوت کو اصلاح کا نام دے گا

بالخصوص وہی نام نہاد مسلمین جو کہ کل تک خود کافروں کے پرچم تلے ان کی ہدایت پر ان کے ڈالروں سے ان کے اسلحہ کے ساتھ دوسرے کافروں یعنی روسیوں سے لڑتے رہے اور روسی کافروں کے راہ فرار اختیار کرنے کے بعد اپنے گروہی مسلمان مخالفوں کے خلاف لڑتے ہیں اور پھر کافر سرپرستوں سے بظاہر الگ ہو کر مسلمانوں اور مسلم حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں تو وہ باغی باغی ہی رہیں گے سیدھی سی بات ہے جب چند ڈاکو کسی مفاد کی خاطر آپس میں لڑائی شروع کر دیں تو جو ڈاکو مارا جائے گا خواہ کافر ڈاکو کے ہاتھوں ہی مارا جائے وہ ہلاک ہی ہوگا اسے کسی صورت شہید نہیں کہہ سکتے

ایک باغی بغاوت پر کمربستہ ہو جب تک وہ بغاوت سے توبہ نہیں کرے گا خواہ وہ کسی انداز میں مر جائے طبعی موت مرے سانپ کے کاٹنے سے ہلاک ہو کوئی مسلمان مجاہد اسے قتل کر دے یا کسی کافر کے ہاتھوں مارا جائے وہ کسی صورت میں شہید نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ حالت بغاوت میں مارا گیا

مثلاً ایک آدمی دیوار کے نیچے دب کے مارا جائے حدیث شریف کی رو سے وہ شہید ہے اور اگر کوئی چور نقب زنی کرتے وقت دیوار کے نیچے دب کر مر جائے تو بھلا اسے شہید کہہ سکتے ہیں؟

اسی طرح کوئی آدمی آگ میں جل کر مر جائے تو حدیث مبارک کے مطابق شہید

ہے کیا جو شخص مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے لیے بم تیار کر رہا ہو اور بم دھما کہ میں مر جائے تو کیا وہ بھی شہید ہوگا؟

العیاذ باللہ تعالیٰ ان کو ہم ہرگز ہرگز شہید نہیں کہہ سکتے

اسی طرح جو طالبان (درحقیقت باغیان) لیڈر حالت بغاوت میں امریکیوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے چونکہ وہ حالت بغاوت میں تھا اس لیے وہ ہلاک ہوا ہے شہید جیسی عظمت کسی باغی کو نصیب نہیں ہو سکتی نیز یہی طالبان امریکی ڈالروں پر پل کر اس قدر طاقتور بن چکے ہوں کہ حکومت پاکستان کو خاطر میں نہ لائیں افواج پاکستان کے دس ہزار جوانوں بشمول جنرل وغیرہ چالیس ہزار عوام اہل ایمان کو قتل کر چکے ہوں تو ان کا آقا اپنی کسی اور چال کی خاطر اپنے ایک پالتو کو قتل کر دے تو کیا وہ بھی شہید ہو سکتا ہے ہرگز ہرگز شہید نہیں ہو سکتا

غزالی زماں کی بصیرت

ملک میں جاری حالیہ ہنگامہ آرائی کہ ''طالبان لیڈر ہلاک ہوا یا شہادت پا گیا'' پر تبصرہ کرنے سے قبل ہم مودودی صاحب کی فکر، طریقہ اور تاریخی تسلسل کے حوالے سے قارئین کو آگاہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں آج سے ۶۲ سال قبل تحریر کی جانے والی غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

''آئینہ مودودیت'' سے ایک اقتباس پیش نظر ہونا ضروری ہے

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں

خارجیت کی نشاۃ اولیٰ اور ثانیہ کی دورنگی کا سبب آپ کو معلوم ہوگا کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حَکَم مقرر ہوئے اور طرفین نے اس کو منظور کر لیا تو خوارج (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں شامل تھے) یہ کہہ کر باغی ہو گئے کہ ''اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ'' یعنی حکم تو صرف اللہ کے

لیے ہے۔آپ (علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بندوں کا حکم کیسے منظور کرلیا؟ اسی بنیاد پر انہوں نے تحریک خارجیت کو قائم کیا اور مسلمانوں کے سامنے حکومت الٰہیہ کا جاذب نظر نقشہ رکھ دیا

ان کا قول بھی یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صاف طور پر اعلان فرما رہا ہے کہ ''اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ' 'فرمان خدا اور سول کے خلاف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل حجت نہیں ہوسکتا

چونکہ اس زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کا بازار گرم تھا اور ایک بڑی فوجی طاقت ان سے نبرد آزما تھی اس لیے وہ ماحول ہی کچھ ایسا تھا کہ اس دور کے حکومت الٰہیہ والے علی الاعلان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جدال وقتال کے لیے میدان میں آگئے۔مگر اس زمانہ کا ماحول اس سے بالکل مختلف ہے خصوصًا ایسی صورت میں کہ مودودی صاحب اسی گروہ عظیم کو اپنا آلہ کار بنانے کے لیے حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا رہے ہیں جو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کو ہی حکومت الٰہیہ کا دور سمجھتا ہے اندریں حالات مودودی صاحب کی سیاسی مصلحتیں انہیں کب اجازت دے سکتی ہیں کہ وہ واضح طور پر وہی رنگ اختیار کریں جوان کے سلف نے اختیار کیا تھا اسی لیے انہوں نے اپنی عبارت میں بہت پیچ وتاب کھایا ہے اور بار بار رنگ بدلنے کی کوشش کی ہے کلام کا مدو جزر ان کی طبیعت کے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح واضح کر رہا ہے

مَدِّ شدید کا یہ عالم ہے کہ بے ساختہ مولائے کائنات کو فرمان خدا اور سول کا مخالف کہہ رہے ہیں اور جزر کی کیفیت یہ ہے کہ (بالکل غیر ارادی طور پر) بزرگوں، خوبیاں، خدمات اور معافی کے الفاظ بول کر اپنے مخالفانہ جذبہ کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔لیکن یاد رہے کہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش　من انداز قدت رامی شناسم

آئینہءمودودیت ص۴۹۹تا۵۰۱

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مومنانہ بصیرت پر مشتمل عبارت آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مودودی صاحب کی اندرون خانہ خارجیانہ سوچ کی تکمیل کے لیے جس مسلح جتھہ اور افرادی قوت کی ضرورت تھی وہ انہیں میسر نہ تھی اور جب کسی قدر قوت مہیا ہوئی تو ان کی مسلح کاروائیاں تسلسل سے منظر عام پر آتی رہیں مثلا کالجز و یونیورسٹیز میں ان کی ظالمانہ روش سے ساری دنیا واقف ہے طلباء کا قتل عام اور مخالفین کا ناطقہ بند کرنا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل رہا ہے۔ جس کو تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے قائد تحریک انصاف محترم عمران خان کو نیو کیمپس یونیورسٹی میں سر عام پیٹنا، کھلے عام اس کی تذلیل کرنا اور پھر نوائے وقت کے کالموں میں قاضی حسین احمد سابق امیر جماعت اسلامی کا اس باغیانہ روش پر ملامت کرنا کوئی دور کی بات نہیں ہے

جنرل ضیاء الحق کے دور میں جب افغان جہاد میں مودودی جماعت کو شرکت کا موقع ملا تو انہوں نے امریکی اسلحہ ذخیرہ کرلیا۔ یہ وہی اسلحہ ہے جو انہیں امریکی اشیر باد اور غلامی کے صلہ میں میسر آیا ہے اگر یہ امریکی غلامی قبول نہ کرتے تو انہیں اسلحہ ذخیرہ کرنے اور ڈالروں سے تجوریاں بھرنے کی اجازت نہ ہوتی۔

آج مودودی جماعت نے جب یہ محسوس کرلیا کہ پاکستان کو توڑنے کی کوشش ہر طرف سے جاری ہے تو جہاں بیرونی دباؤ ہے اور ایک طرف دہشت گرد افواجِ اسلام افواجِ پاکستان سے دوبدو ہیں تو اندرون خانہ مملکتِ خداداد پاکستان کے خلاف کاروائی شروع ہونی چاہیے خاکم بدہن اس وقت کی امید لیے مودودی صاحب دوسرے جہان کے مکین ہوگئے اور آج ان کی ذریت نے موقع غنیمت جانا اور خروج کے لیے حالات سازگار پائے تو کھل کر خوارج و بغاۃ کے حامی اور افواج و عوام پاکستان کے کھلم کھلا دشمن بن کر منظر عام پر آگئے حتی کہ پاکستان میں جگہ جگہ دھماکے کرانے والا، علماء و مشائخ کو شہید طالبات و طلبہ پر وحشت و بربریت برپا کرنے والا حکیم اللہ محسود شہید قرار پا گیا اور

اس کے ہاتھوں ہزاروں فوجی اور ہزاروں پاکستانی ہلاک سمجھے گئے

الحق یعلو سید منور حسن امیر مودودی جماعت سے بندہ ناچیز عرض کرنا چاہتا ہے کہ جناب آپ مودودی صاحب کی مذکورہ تعریفِ بغاوت بغور پڑھیں پھر فیصلہ کریں ان کو شہید کہنا کتنا بڑا جرم ہے

قارئین سوچیں گے جب مودودی صاحب کے دل میں خروج و بغاوت کی خواہشات مچل رہی تھیں تو انہوں نے بغاوت کی ایسی تعریف کیوں کی ہے جس سے ان کی سوچوں پہ زد پڑتی ہے تو فقیر عرض کرتا ہے کہ یہی تو حق کا کمال ہے الحق یعلو کہ حق بلند ہوتا ہے اگر باطل وقتی طور پر ابھر کر سامنے آ بھی جائے تو پھر بھی انجام کے لحاظ سے حق کا غلبہ ہی ہوتا ہے۔

آج مودودی جماعت جس طرح بغاوت کی حمایت پر کمر بستہ ہو کر باغی جماعت بن چکی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ انہیں کے قلم سے واضح کروا چکی ہے کہ ایسی تحریک ایسے امور کی مرتکب جماعت خواہ کیسے ہی حسین و جمیل لیبل لگا لے حقیقت میں خارجی اور باغی جماعت ہی متصور ہوگی

سید منور حسن کا پس منظر

امیر مودودی جماعت نے جب حکیم اللہ محسود کو شہید قرار دیا تو ملک میں بہت زیادہ لے دے ہوئی اور جب پوری جماعت نے اپنے امیر کی فکرِ کج کی تائید کر دی تو اصحاب بینش و دانش انگشت بدنداں رہ گئے اور ارباب بصیرت کی بصیرت نے گواہی دے دی کہ مودودی صاحب نے پردہ رکھ کر جو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کا خوارج والا نعرہ لگایا تھا اب جماعت سمجھ رہی ہے کہ پردہ کی گنجائش نہیں رہی اب اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کا نعرۂ خوارج برملا لگنا چاہیے مناسب ہوگا اہل قلم کے تجزیات نقل کرنے سے قبل ہم امیر مودودی جماعت کا پس منظر واضح کر دیں جو انہیں کی زبانی نقل کیا جاتا ہے

۶ اپریل ۲۰۰۳ء بہ بعد کو نوائے وقت کے سنڈے میگزینوں میں قسط وار ان کا

انٹرویو شائع ہوا اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں

س۔۔ابھی آپ بتا رہے تھے کہ آپ کے گھر میں میلاد اور اس طرح کی دوسری تقریبات منعقد ہوتی رہتی تھیں اپنے اعزّ او اقرباء کے ہاں میلاد کی تقریبات میں بھی آپ کی والدہ باقاعدگی سے شریک ہوتی تھیں۔آپ بھی میلاد کی تقریبات میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔کیا آپ کا خاندان مسلک کے اعتبار سے بریلوی تھا؟

ج۔۔۔یہ بات آپ کے پیش نظر رہنی چاہیے کہ قیام پاکستان کے وقت جو لوگ ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے ان کی اکثریت مذہبی تھی اور مذہبیت اس وقت بریلویت ہی سمجھی جاتی تھی۔نظر و نیاز کونڈوں اور میلاد کے بغیر مذہبیت کا تصور ممکن نہیں تھا۔کم و بیش ہر گھر میں گیارہویں کی نیاز ہوتی تھی اگر ہم جامعیت کے ساتھ بات کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں ہم نے اپنے اردگرد جو ماحول دیکھا اس میں مذہبی طور پر لوگ زیادہ تر بریلوی ہوتے تھے اور سیاسی طور پر کم و بیش سبھی مسلم لیگی ہوتے تھے مسلمانوں میں کانگریسی ہوتے تو تھے لیکن بہت کم اور سیاسی طور پر کسی مسلمان کا کانگریسی ہونا ایک گالی سمجھا جاتا تھا۔

س۔۔سید منور حسن صاحب! ہے تو یہ روایتی سا سوال، لیکن ظاہر ہے اس سوال کی جو اہمیت ہے وہ اپنی جگہ ہے، خاص طور پر اس وقت جب یہ سوال آپ سے کیا جائے کہ جن کی زندگی جہاں ایک طرف جہد مسلسل کی کہانی ہے، وہاں دوسری طرف سادگی اور قناعت کا نمونہ ہے۔آپ ہمیں کچھ اپنے بارے میں، اپنے والدین کے بارے میں بتایئے جن کی تربیت نے آپ کو اس سانچے میں ڈھالا ہے؟

ج۔۔برادرم آپ نے بات چھیڑ دی ہے تو سنیے۔میں ۱۹۴۱ء میں دہلی میں پیدا ہوا میرے والد سید اخلاق حسین دہلی کے ایم بی ہائی سکول میں پڑھاتے تھے۔قیام پاکستان کے وقت وہ ایم بی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔میری والدہ بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی تھیں۔بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کے علاوہ وہ انہیں سلائی کڑھائی بھی سکھاتی

تھیں۔اس نسبت سے وہ استانی جی کہلاتی تھیں۔دہلی میں ہمارے گھر میں روزانہ درجنوں بچے اور بچیاں قرآن مجید پڑھنے کے لیے آیا کرتے تھے۔اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ استانی جی نے ہزاروں بچوں کو قرآن مجید سے آشنا کرایا تھا۔یہ کہنا چاہیے کہ قرآن مجید سے گویا انہیں عشق تھا۔استانی جی میں مذہبیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔مرتے دم تک وہ تین کام باقاعدگی سے کرتی رہیں۔ایک تو یہ کہ وہ میلاد بہت پڑھتی تھیں بلکہ اس حوالے سے وہ اپنے اعزا واقربا میں بہت مشہور تھیں۔

ایسی کوئی تقریب ان کے بغیر نامکمل سمجھی جاتی تھی۔دوسرا یہ کہ وہ آخری دم تک جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے، بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔تیسرا یہ کہ محلے میں دور یا نزدیک کہیں کسی عورت کی میت ہوجاتی تو عام طور پر میت کو نہلانے کے لیے استانی جی کو بلایا جاتا تھا۔

مجھے یاد ہے استانی جی، میلاد کی تقریبات میں مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں۔میں نے کچھ نظمیں (۱) یاد کر رکھی تھیں، جو میں وہاں پڑھتا تھا استانی جی کی شخصیت کا ایک اور پہلو بڑا اہم ہے۔میں اس کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔استانی جی مسلم لیگ کی انتھک ورکر تھیں۔دہلی میں ہمارا محلّہ قرول باغ کہلاتا تھا۔محلّہ قرول باغ اور اس کے گردونواح میں خواتین تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کے لیے وہ دن رات کام کرتی تھیں۔یہ بات بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ دہلی میں مسلم لیگ کا جہاں بھی کوئی جلسہ ہوتا، استانی جی اس میں شریک ہوتیں۔میں بھی عام طور پر ان کے ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔ایک سیاسی ورکر کے طور پر وہ مسلم لیگ کے لیے قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد تک کام کرتی رہیں۔ابتدائی طور پر

کراچی میں بھی وہ دہلی کی طرح مسلم لیگ کے ہر چھوٹے بڑے جلسے میں شرکت کرتی تھیں

(۱) ظاہر ہے استانی جی نے میلاد کی محفلوں میں پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شان میں لکھی گئی نعتیں ہی یاد کروائی تھیں جو وہ اپنے ننھے بیٹے سے خواتین کی محفل میلاد میں سنتی تھیں براہو بری تربیت منافقین کی سنگت اور قبیح سوچ کہ اب وہ نعتوں کو نظموں کا نام دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جلالی

کراچی میں بھی وہ دہلی کی طرح مسلم لیگ کے ہر چھوٹے بڑے جلسے میں شرکت کرتی۔

تھیں۔ میرے حافظے میں یہ بات ابھی تک محفوظ ہے کہ کراچی میں لیاقت علی خان کا وہ جلسہ جس میں وہ کسی وجہ سے خطاب نہیں کر سکے تھے اس میں بھی میں اور استانی جی گئے تھے۔ پھر جب کراچی میں قائداعظم کا جنازہ ہوا تو اس میں بھی وہ مجھے ساتھ لے کر شریک ہوئی تھیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تحریک پاکستان اور مسلم لیگ سے استانی جی کی وابستگی ذہنی اور جذباتی ہی نہیں عملی بھی تھی۔

انٹرویو کا خلاصہ سید منور حسن امیر مودودی جماعت کے انٹرویو کے مذکورہ اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ منور حسن صاحب اہل سنت و جماعت گھرانے کے ایک فرد تھے مودودی جماعت میں شامل ہوئے تو وہابیت کے شکنجے میں جکڑے گئے جب والدہ ماجدہ پر وہابیت مسلط کرنا چاہی تو والدہ کی استقامتِ ایمانی کے سامنے بے بس ہو گئے تو مودودی صاحب نے انہیں آپ بیتی چال سکھادی کہ جس طرح میں نے اپنی والدہ کو دھوکے میں رکھا ہے تم بھی اپنی والدہ کو دھوکے میں رکھو یہ وہ گر ہے جس سے تبلیغی جماعت مودودی جماعت اور دیگر دشمنان اہلسنّت خوب خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں کہ لوگوں کو غیر محسوس انداز میں وہابی بناؤ اور جب وہ وہابی بن جائیں تو انہیں وہابیت کے اظہار سے منع کیے رکھو تا کہ زیادہ سے زیادہ اہلسنّت کو شکار کیا جا سکے۔

میرے برادر عزیز کا ایک ساتھی جب مودودی جماعت کی خیر خواہی سے متاثر ہو رہا تھا تو فقیر نے اسے منور حسن صاحب کا انٹرویو پڑھایا وہ ٹھٹھک کر رہ گیا جس سے پاس بیٹھے ہوئے احباب نے یہ تاثر لیا کہ یہ مودودیت سے کنارہ کش ہو جائے گا اور خود اس

نے یہ اقرار بھی کیا کہ میں فلاں صاحب کا مرید ہوں اور عقیدہ اہل سنت و جماعت پر کاربند ہوں اور اہل سنت و جماعت سے ہی وابستہ رہوں گا پھر ہم نے اس صاحب کومودودی جماعت کے فوائد وثمرات سمیٹتے ہوئے دیکھا اب یہ تو وہی بتا سکتے ہیں کہ وہ عقیدہ اہل سنت و جماعت پر کاربند ہیں یا مودودی صاحب کے اپنے آزمائے ہوئے اور سید منور حسن کو پڑھائے ہوئے طریقہ کے مطابق اندر سے وہابی ہو چکے ہیں اور اپنے والدین کو مغالطہ میں رکھا ہوا ہے اور صالحیتِ مودودیت کے سانچے میں ڈھلنے کے باوجود ٹریکٹر ٹرالیوں کی چوری کی اینٹوں کا کاروبار کر رہے ہیں۔

سید منور حسن کا ارشاد گرامی ہے

مولانا مودودی میں روایتی مذہب کے علمبرداروں کے ہر اعتراض کو دفع کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔

نوائے وقت انٹرویو سنڈے میگزین ۲۷ اپریل ۲۰۰۳ء

اس پر بندہ ناچیز منور حسن صاحب سے صرف ایک بات کی وضاحت کا طلبگار ہے کہ

سورہ فاتحہ شریف میں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن باقوال صحابہ کرام علیہم الرضوان اور جملہ مفسرین کرام کی تصریح کے مطابق المغضوب علیہم سے مراد یہودی ہیں۔

اور ولاالضآلین سے مراد نصاری ہیں (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقالاتِ جلالیہ مطبوعہ بھکھی شریف)

سید منور حسن صاحب اپنی ساری شوری کے ارکان کو ملا کر اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ مودودی صاحب نے یہود و نصاری کو چھوڑ کر جو تفسیر کی ہے وہ قرآن کریم کی کس آیت سے ماخوذ ہے یا کس حدیث میں یہ مودودی تفسیر کا ذکر ہے یا مودودی صاحب کا تفسیر کردہ مفہوم کس صحابی نے بیان کیا ہے یا متقدمین مفسرین سے کس نے

یہودنواز اور نصاری سے ہم آہنگی والی تشریح کی ہے۔

امریکی ڈرون حملہ میں جب طالبان کا موجودہ دور کا ذوالخویصرہ ''بیت اللہ محسود'' مارا گیا تو منور حسن امیر جماعت اسلامی کے علاوہ مشہور کانگرسی مولوی فضل الرحمٰن نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ

''اگر امریکیوں کے ہاتھوں کتا بھی مارا گیا تو ہم اس کو بھی شہید کہیں گے''۔

جب ملک وملت کے بہی خواہوں نے مولوی فضل الرحمٰن کی اس بیہودگی کی خوب خبر لی تو مولانا اپنے ماضی کی طرف پلٹ گئے کہ

ہمارے اکابر بھی ایسی گفتگو کرلیا کرتے تھے حوالہ کے طور پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام لیتے ہوئے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ

''جب کوئی کتا بھونکتا ہے تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ انگریزوں سے آزادی مانگ رہا ہے''۔

یہ سلسلہء ردوقدح ابھی جاری تھا کہ بروز عاشورہ ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۰۱۳ء راولپنڈی میں خوارج وروافض برسر پیکار ہو گئے جس سے اشاعتی اداروں اور میڈیا کی توجہ اس طرف سے ہٹ گئی ورنہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب اپنے اکابر کی پوری تاریخ بیان کردیتے کہ عظمت وفضیلت والے مواقع پر کتوں بلّوں اور خوک وخر کا ذکر کرنا ان کے اکابر کا پسندیدہ طریقہ رہا ہے بات ہو رہی ہوتی ہے مقبولان بارگاہِ خداوندی کی تو ان میں کتوں بلّوں اور خوک وخر ودیگر حقیر اشیاء کا ذکر کر کے لطف اندوز ہونا ان کی روایات مخصوصہ میں شامل ہے۔

الافاضات الیومیہ (ملفوظات حکیم الامت مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) میں ایسے درجنوں مواقع پر جناب اشرف علی تھانوی اپنی مخصوص طرز میں قارئین کو محظوظ فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں مثلاً ایک جگہ پر لکھا ہے

آمادہ اور آ مادہ (لطیفہ)

ملفوظ نمبر ۳۳۴ - ایک مولوی صاحب ۳ بجے والی گاڑی سے حاضر ہوئے حضرت والا کے دریافت کرنے پر عرض کیا کہ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں دہلی جانا ہوا تھا وہاں سے واپس آرہا ہوں دریافت فرمایا کہ کیا مناظرہ آریوں سے تھا؟ عرض کیا کہ غیر مقلدوں سے پوچھا پھر کیا ہوا؟ عرض کیا وہ آمادہ ہی نہیں ہوئے۔ مزاحًا فرمایا کہ آپ کو اعلان کر دینا تھا

کہ آ مادہ نر آگیا

پھر فرمایا کہ کچھ نہیں اہل حق کو دق کرنا ہے سمجھتے ہیں مگر ہٹ اور ضد ہے۔

(الافاضات الیومیہ۔ ج ۴ - ص ۲۵۸ ۲۵۹ مطبوعہ ملتان)

تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارات پر جب علماء ملت اسلامیہ نے سمجھانے اور توبہ کرنے کی ناصحانہ کوشش کی تو یہ کسی طرح گفتگو کرنے اور گستاخانہ عبارات سے توبہ کرنے پر تیار نہ ہوئے تو ایک موقع پر امام احمد رضا خان بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء نے ایک رئیس کے ذریعہ "جو دارالعلوم دیوبند کی خوب مالی امداد کیا کرتے تھے" پیغام بھیجا کہ تفریق امت اور انتشار ملت سے بچنے کا آسان راستہ یہی ہے کہ ہم ان عبارات پر گفتگو کرلیں اگر غلط ثابت ہوگئیں تو توبہ کرلینا اس پیغام امن و آشتی کے جواب میں علماء دیوبند کا ردعمل کیا تھا؟ وہ دیوبندی حکیم الامت کی زبانی ملاحظہ فرمائیں

۳۰ جمادی الاولی ۱۳۵۱ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم یک شنبہ کے ارشادات میں درج ہے ملفوظ ۶۶ - ایک سلسلہء گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہوجائے۔ میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں

پڑھتے توان کوآمادہ کرو

(مزاحًا فرمایا کہ ان سے کہو آمادہ نر آگیا)

ہم سے کیا کہتے ہو۔ (الافاضات الیومیہ ج ۷ ص ۶۳ مطبوعہ ملتان)

تھانوی صاحب کو بہشتی زیور میں بیان کردہ جن مقوی باہ نسخہ جات پہ ناز ہے اور انہیں کے بل بوتے پر نر آگیا نر آگیا نر آگیا کی صدائیں دیتے ہیں اور بڑھاپے کی عمر میں نوعمر دوشیزہ کو حبالہء عقد میں لاکر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد کا ذکر کرتے ہیں اس کی جھلک دیکھنی ہو تو آخری قطعی لاہور کے فیصلہ کن مناظرہ منعقدہ ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء کی روئیداد پڑھو جس میں تھانوی صاحب اپنی مستہجن وقبیح عبارت کی صفائی نہ دے سکے یہ وہ منظر تھا کہ تھانوی صاحب گھر بیٹھے اپنی نئی نویلی دلہن سے فرمارہے تھے کہ نر آگیا نر آگیا نر آگیا۔ جب کہ لاہور میں آنے کی توفیق نہ ہوئی تو اس موقع پر ایک اہلِ محبت باذوق شاعر نے اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ایک نظم لکھی جس سے ایک شعر ہمارے بزرگ ادیب اہل سنت خوشبوئے سعدی حضرت مولانا محمد منشاء تابش نے ۲-۲-۲۰۱۴ کو مانگا منڈی دارالعلوم میں تشریف آوری کے وقت سنایا اور اپنے قلم سے رقم بھی فرمایا کہ تاج الدین تاج عرفانی لاہوری علیہ الرحمہ کی نظم کا ایک شعر یوں ہے

چل کے ہندوستان سے احمد رضا خاں آگئے

تھانے میں رہا مجرم کہ تھا خوف شکست

ملفوظات حکیم الامت یعنی الافاضات الیومیہ کی دسوں جلدیں ایسی لغویات سے بھری پڑی ہیں

سردست تہذیب وتادیب کا ایک حسین ومرقع اور حکیمانہ ملفوظ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں

مجھ کو تو ایسی تعظیم سے جس کی نوبت حالًا یا مآلًا شرک تک پہنچ جائے سخت نفرت ہے اور یہ نفرت ہونا تو سب کو چاہیے مگر نا معلوم آج کل کے پیروں کو اس میں کیا مزہ آتا ہے نئے نئے طریقے تعظیم کے نکالے ہیں اور ایسی تعظیم کی ایسی مثال ہے

جیسے بے حیا عورت کی حیا کی مثال جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی کے مکان پر کسی کو دریافت کرنے آیا تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا اس لیے کہا تو ہے نہیں لہنگا اٹھا کر اور مُوت کر اور اس پر کو پھاند کر گئی جس سے یہ بتلا دیا کہ دریا پار کر گیا ہے

بس یہ شرم کی منہ سے تو نہیں بولی اور شرم گاہ دکھا دی۔

الافاضات الیومیہ ج ۶ ص ۳۰۴ مطبوعہ ملتان

تھانوی صاحب کی الافاضات الیومیہ کا اگر بالاستیعاب جائزہ پیش کیا جائے تو مستقل مقالہ تیار ہو سکتا ہے طوالت سے بچتے ہوئے اور مولانا فضل الرحمٰن کی ''کتا شہادت'' کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک حوالہ مزید عرض گزار ہوں تھانوی صاحب فرماتے ہیں

اسی زمانہ خیر و برکت میں ایک مرتبہ مدرسہ میں ایک انجمن قائم ہوئی تھی فیض رسان اس کا نام رکھا گیا ایک لڑکا تھا فیض محمد اس کے نام پر انجمن کا نام رکھا گیا تھا۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے سنا فرمایا کہ خبیثو ایک ایک آؤ سب کو ٹھیک کر دوں گا میں انجمن قائم کراؤں گا اور سب نالائقوں کو نکالوں گا بس فیض کی بجائے حیض جاری ہو گیا۔

الافاضات الیومیہ ج ۶ ص ۲۲ مطبوعہ ملتان

بلکہ اشرف علی تھانوی کی جس عبارت پر سب سے زیادہ نفریں کی گئی اور تھانوی صاحب کو ہر موقع پر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ ان اختلافات سے کوسوں دور اور اپنے حال میں مست حضرات بھی تھانوی صاحب کی عبارت پڑھتے یا سنتے تو سخت بیزار ہوتے اور تھانوی صاحب کو لینے کے دینے پڑ جاتے محفل سے بھاگ جانے میں عافیت پاتے اس قسم کا ایک واقعہ اپنے دور کے عظیم صوفی، بلند مرتبت شیخ، مخدوم جہاں شخصیت، خانوادۂ امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے کامل وارث اور علوم و عرفان نقشبندیہ کے کامل امین حضرت شیخ ابوالخیر دہلوی علیہ الرحمہ المتوفی ۱۳۴۱ھ کے ساتھ بھی

پیش آیا حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی علیہ الرحمہ کا وصال ۱۳۴۱ھ بمطابق ۱۹۲۳ء میں ہوا اور تھانوی صاحب المتوفی ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء نے اس واقعہ کو اپنے انداز میں بیان کیا جو ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوا حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی علیہ الرحمہ کے جانشین حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ متوفی ۱۹۹۳ء نے اصل صورت حال کو واضح فرماتے ہوئے تھانوی صاحب کے بیان میں موجود غلط بیانیوں پر بصائر کے نام سے تبصرہ فرمایا سردست اصل صورت حال اور تھانوی صاحب کا بیان ملاحظہ ہو

مزید تفصیل ''بزم خیر از زید'' مرتبہ حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ مطبوعہ پروگریسو بکس اردو بازار لاہور میں دیکھی جا سکتی ہے

اصل صورت حال

حضرت شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مہتمم دار العلوم دیو بند مولوی حافظ احمد صاحب آپ کی قیام گاہ شیخ فصیح الدین، شیخ وجیہ الدین کی کوٹھی میں ملاقات کے لیے آئے آگے کا حال شیخ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ کی زبانی ملاحظہ ہو لکھتے ہیں

اس سلسلہ میں دار العلوم دیو بند کا ذکر آیا چونکہ ان دنوں بعض اخبارات اور رسائل میں مدرسہ کی بد انتظامیوں کا چرچا ہو رہا تھا اور اس سلسلہ میں آپ کے مسامع شریفہ تک بھی کچھ باتیں پہنچ چکی تھیں اس لیے آپ نے فرمایا ہم نے سنا ہے مدرسہ پہلے کی طرح اب دین کی خدمت نہیں کر رہا ہے اس پر ہر دو صاحبان نے کہا حضرت مدرسہ دین کی خدمت پہلے کی طرح کر رہا ہے بعض مخالفوں نے ذاتی عناد اور فاسد اغراض کی وجہ سے مدرسہ کو بدنام کرنے کے لیے کچھ غلط باتیں اڑائی ہیں جن کا ذکر اخبارات میں بھی آیا ہے حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے یہاں تک گفتگو محبت کے پیرایہ میں بہت اچھی ہوتی رہی حاضرین لطف اندوز ہوتے رہے پیر سید گلاب شاہ بھی یہ مقالہ سن رہے تھے وہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مؤلف رسالہ تقدیس الوکیل کے طرف داروں میں سے تھے

اس موقع پر انہوں نے جیب سے مختصر رسالہ نکالا جس میں مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے ہم خیال علماء کے ناشائستہ اقوال کا ذکر تھا انہوں نے حضرت سیدی الوالد سے عرض کیا حضور دین کی خدمت اس طرح پر کی جا رہی ہے مولوی خلیل احمد براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۲۲۸ پر لکھتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لیے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے اور مثل کنھیا کے جنم کی''۔

اس آخری ناشائستہ عبارت کو سن کر آپ کو بڑا ملال ہوا آپ نے فرمایا افسوس ہے مولوی خلیل احمد آپ کے ذکر شریف کی مبارک محفل کو ایسی بُری تشبیہ دیتے ہیں اور آپ کے ذکر شریف کی محفل منعقد کرنے سے منع کرتے ہیں آپ نے یہ بھی ارشاد کیا جہاں کوئی جلسہ ہوتا ہے حسب ضرورت و حسب احوال اس جگہ کو پاک اور صاف کیا جاتا ہے اور زیب و زینت دیتے ہیں یہ لوگ میلاد شریف کی مبارک محفل کو اس سے بھی روکتے ہیں اور پھر آپ نے فرمایا ہم نے سنا ہے مولوی خلیل احمد ایسے شخص کو بیعت بھی نہیں کرتے ہیں جو میلاد شریف کرتا ہو یا اس کا حامی ہو

اس موقع پر مولوی اشرف علی صاحب نے کہا مولوی خلیل احمد صاحب جس مولود کو منع کرتے ہیں اس کو آپ بھی منع کریں گے اور بیعت نہ کرنے کی بات درست نہیں ہے آپ سے کسی نے غلط بات کہہ دی ہے

چونکہ آپ سے یہ بات مولوی شمس الدین صاحب میرٹھی نے کہی تھی اور وہ اس موقع پر حاضر تھے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ارے بھائی جواب دو

چنانچہ مولوی شمس الدین نے واقعہ بیان کیا۔

شاید اس موضوع پر گفتگو ہوتی لیکن پیر سید گلاب شاہ نے پھر سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور مختصر رسالہ سے مولوی اشرف علی صاحب کی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ کا حوالہ دیتے ہوئے سنایا

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ہے اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید، عمر بلکہ ہر صبی (بچے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں) کے لیے بھی حاصل ہے۔

یہ سن کر آپ نے مولوی اشرف علی صاحب سے کہا کیا یہی دین کی خدمت ہے تمہارے بڑے تو ہمارے طریقہ پر تھے تم نے اس کے خلاف کیوں کیا؟

مولوی صاحب نے کہا میں نے اس عبارت کی توضیح اپنے دوسرے رسالہ میں کر دی ہے آپ نے بجواب ارشاد کیا تمہارے اس رسالہ کو پڑھ کر کتنے لوگ گمراہ ہوئے ہم دوسرے رسالہ کو لے کر کیا کریں؟

اس کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر آپ نے فرمایا نماز کا وقت ہو گیا ہے جس کا وضو نہ ہو وضو کر لے اس موقع پر کچھ لوگ اٹھے اور مولوی صاحب اور حافظ صاحب بھی اس وقت تشریف لے گئے۔

آپ نے نماز پڑھائی حسب معمول نماز شروع کرنے سے پہلے آپ نے فرمایا ہماری نماز کوئی خراب نہ کرے نماز سے فارغ ہو کر آپ نے مولوی صاحب اور حافظ صاحب کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ دونوں کہاں ہیں؟ شیخ وحید الدین صاحب نے عرض کیا کہ یہ دونوں صاحبان تشریف لے گئے آپ کے دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہے شاید آپ ان دو صاحبان سے کچھ گفتگو فرماتے لیکن ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔

یہ ہے میرٹھ کی ملاقات کا صحیح بیان جس کو چار پانچ ثقہ اشخاص نے روایت کیا ہے اب تک ان میں سے دو افراد بقید حیات ہیں اب میں ناظرین کے سامنے بزم جمشید کی عبارت نقل کرتا ہوں (دیکھو صفحہ ۴۶ سطر ۱۱) وصل صاحب لکھتے ہیں:

بزمِ جمشید کی عبارت

(۲۸) (مولوی اشرف علی تھانوی نے) فرمایا کہ میں مؤتمر الانصار کے جلسہ کی شرکت کے لیے میرٹھ گیا ہوا تھا جلسہ گاہ کے قریب حاجی وجیہ الدین حاجی فصیح الدین کے یہاں قیام تھا ایک شب کو میں شیخ وحید الدین شیخ بشیر الدین سے ملنے کے لیے ان کی کوٹھی پر گیا جو آبادی سے باہر ہے تھوڑی دیر میں کچھ آوازیں سنائی دیں اور شیخ وحید الدین اور شیخ بشیر الدین کو دیکھا کہ وہ یہ کہتے ہوئے دوڑے جا رہے ہیں کہ حضرت تشریف لا رہے ہیں معلوم ہوا کہ مولانا ابوالخیر صاحب دہلوی ہیں ایک لالٹین آگے آگے ہے وہاں ایک آرام کرسی خالی پڑی تھی کہ اس پر میزبان تو میری وجہ سے اور میں میزبان کی وجہ سے نہیں بیٹھتے تھے مولانا آتے ہی اس کے برابر کھڑے ہو گئے اور باآواز بلند فرمایا یہاں کون کون ہیں چنانچہ جو لوگ یہاں موجود تھے ان کے نام بتائے گئے ان میں میرا نام بھی لیا گیا فرمانے لگے مجھے تو ان کے دیکھنے کا بڑا اشتیاق تھا اچھا لالٹین لاؤ میں ان کی صورت تو دیکھوں میں نے دیکھا کہ ان کو میرے پاس آنے سے تکلیف ہوگی چلو میں ہی ان کے پاس چلا چلوں چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے لالٹین کی روشنی میں خوب غور سے میرے چہرے پر نظر دوڑائی پھر اسی آرام کرسی پر بیٹھ گئے اور میں اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہونے لگی اسی دوران میں ان کی زبان سے نکلا مولوی خلیل احمد صاحب مولود شریف کے یہاں تک مخالف ہیں کہ ایسے لوگوں کو مرید نہیں کرتے جو مولود شریف کے حامی ہیں اور اس روایت کو اعتراض کے طریقہ سے بیان کیا اور اس سے پیشتر بھی وہ بڑی بڑی ہستیوں کا ذکر حقارت سے کر چکے تھے مثلاً مولوی قاسم اور فلاں فلاں میرے یہاں خانقاہ شریف میں پابرہنہ حاضر ہوتے تھے اب جب مولانا خلیل احمد کی نسبت اس طرح کہا تو مجھے بہت ناگوار ہوا میں نے دریافت کیا کہ یہ روایت آپ نے کس سے سنی ہے؟ اس کا راوی کون ہے؟ وہاں ایک اور مولوی صاحب تھے ان کی طرف مخاطب ہو کر

کہا بھئی جواب دو یہ کیا کہہ رہے ہیں ان کے پاس کیا جواب تھا جو دیتے یا کیا شہادت تھی جو پیش کرتے میں نے کہا یہ آپ کے راویوں کی حالت ہے میں نے یہ بھی کہا کہ مولانا خلیل احمد صاحب جس مولود کو منع کرتے ہیں اس کو آپ بھی منع کرتے ہیں اس گفتگو اور لہجے سے میزبان یہ سمجھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مکالمہ دوسری صورت اختیار کر جائے وہ بیچارے ہم دونوں کی خوشامد کرتے تھے اتنے میں مولانا دہلوی کوٹھی میں نماز کی تیاری کرنے لگے کسی مسجد میں نہیں اس وقت میرے ساتھ حافظ احمد صاحب (ابن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب) بھی وہاں تشریف رکھتے تھے وہ بھی شریک جماعت ہونے کے لیے تیار ہو گئے میں نے حافظ صاحب سے کہا میں آپ کو اس جماعت میں شریک نہ ہونے دوں گا وہ

میرے کہنے سے رک گئے خدا کی قدرت دیکھیے یہ معلوم ہوا کہ مولانا ابوالخیر صاحب نے مصلی پر جاتے ہی فرمایا کہ میری جماعت والوں کے سوا جو اور لوگ ہوں وہ علیحدہ ہو جائیں یہ سن کر میں نے اس وقت حافظ صاحب سے کہا دیکھیے ایسے ہی احتمالات سے میں نے آپ کو روکا تھا اگر آپ جاتے تو یہ الفاظ آپ کو بھی سننا پڑتے اس واقعہ کو بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ محقق اور کامل نہ ہونے کی علامت تھی مگر پھر بھی مولانا بہت غنیمت تھے اب تو ایسے لوگ بھی نہیں ان کے معتقدین اور مریدین زیادہ تر کابلی تھے جو بڑے خوش عقیدہ اور راسخ تھے یہاں تک کہ مولانا ان کو سخت سخت سزائیں دیتے تھے اور وہ دم نہیں مارتے تھے مولانا کا طریقہ مخدومانہ تھا اس جلسے میں اپنی جماعت کے لیے یہ بھی فرمایا تھا جن خادموں کا وضو نہ ہو وضو کر لیں اور ہمارے بزرگوں کی دوسری شان تھی وہاں عجز تھا انکسار تھا بھلا ممکن تھا وہ اپنے معتقدین یا متوسلین کو خادم کہہ کر پکارتے وہ تو اپنے خادموں کو مخدوم سمجھتے تھے وہ اتباع رسول میں فنا تھے ان کا اخلاق وہ تھا جو ہمارے رسول کا تھا وہ محقق تھے وہ کامل تھے ان کی شان کمال یہ تھی کہ کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے غیر کامل کی مثال ایک دھندلے چراغ کی سی ہے جہاں دھواں ہوا اس کا نور چھپ گیا اور ہمارے

ہے؟

اب آیئے انساب الاشراف کی سیر کریں

۱۔محدث عبدالاعلی نرجسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی النَّوْمِ فَقَالَ شَرُّ مَنْ یَنْتَحِلُ قِبْلَتِی الْخَوَارِجُ وَالرَّوَافِضُ وَشَرُّهُمْ قَاتِلُ عَلِیٍّ وَالسَّیِّدِ الْحمیری

کہ میرے قبلہ کی طرف منہ کرنے والوں میں سے خارجی اور رافضی برے لوگ ہیں اوران سے زیادہ برے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورحمیری سردار کے قاتل ہیں

(انساب الاشراف جلداول ص ۳۵۵

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حَکَم بنانے پر متفق ہو گئے تو ایک گروہ جو زہد و عبادت اور دنیا سے بے رغبتی میں مشہور تھا جس کے متعلق صاحب انساب الاشراف مؤرخ نسابہ بلاذری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

مضت الفرقةالتی شهدت علی علی واصحابه بالشرك وهم اهل النهروان الذین قاتلوه

اوروہ گروہ جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے ساتھیوں پر شرک کا فتوی لگایا تھا (نہروان کی طرف) چلا گیا یہی لوگ اہل نہروان ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑائی کی۔

(انساب الاشراف ج۲ص ۱۸۵

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ صفین سے فارغ ہوکر کوفہ تشریف لائے تو آپ کے خطبہ کے دوران خوارج نے یہ کہنا شروع کردیا کہ تم نے فیصلہ کرتے وقت دناءت (گھٹیا) پہلو اختیار کیا اور آزمائش کے سامنے بزدل نکلے ہو

لَا حُکْمَ اِلَّالِلّٰهِ کہ حکم صرف اللہ کا ہے

آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ میں تمہارے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم

کا منتظر ہوں اور وہ یہ آیت پڑھتے

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا الزمر ۶۵

جس کے جواب میں آپ فرماتے

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۔

تو صبر کر بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے الروم ۶۰

واضح ہو کہ نجد کے ایک علاقہ بنو تمیم کے ایک فرد ذوالخویصرہ تمیمی نے اعدل یامحمد کہا تھا

جس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا کہ اس کے اور ساتھی بھی ہیں

اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِیْ هٰذَا اَوْفِیْ عَقَبِ هٰذَا قَوْمًا کہ اسکی نسل سے یا فرمایا اس کے پیچھے ایک پوری جماعت ہے

نیز فرمایا:

اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِیْ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

اس کی پشت سے ایسی قوم نکلے گی جو کہ قرآن بڑے مزے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا

نیز فرمایا

لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

کہ وہ ہمیشہ نکلتے رہیں گے حتی کہ ان کا آخری ٹولہ مسیح دجال کا ساتھی بن کر نکلے گا

نیز فرمایا

کہ وہ لوگ نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم اور احکام شرعیہ کی پابندی میں اپنی مثال آپ ہوں گے۔

متعدد احادیث کا خلاصہ

مزید براں ارشاد ہوا

یَأْتِیهِمُ الشَّیْطَانُ مِنْ قِبَلِ دِینِهِمْ

کہ شیطان ان پہ حملہ آور ہو گا دین کی طرف سے آتے ہوئے

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو شرح حدیث نجد مطبوعہ مانگا منڈی

واقعہ نہروان

تمام اہل سیر و تاریخ نے اس واقعہ کو بالتفصیل ذکر کیا ہے ہم انساب الاشراف سے چیدہ چیدہ باتیں نقل کرتے ہیں

ا۔ جامع مسجد کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارجی مشرکوں کے حق میں نازل ہونے والی آیات سنانے اور ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگانے لگے اور ایک ایک دو دو کر کے راہِ فرار اختیار کرنے لگے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک یہ لوگ خونریزی اور محرمات کا ارتکاب نہیں کرتے ہم انہیں مالِ غنیمت سے حصہ بھی دیں گے اور مساجد میں حاضری سے منع بھی نہیں کریں گے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجنے کا پروگرام بنایا تو ہرقوص بن زہیر تمیمی کثرت سجود کی وجہ سے چہرے اور ہاتھوں پر اونٹوں کے گھٹنوں کی طرح نشانات رکھنے والا عبد اللہ بن وہب راسبی اور دیگر خوارج نے آ کر کہا کہ آپ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ بھیجیں اور شامیوں پر لشکر کی تیاری کریں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عہد

شکنی نہیں کر سکتے تو یہ لوگ یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے

فارقوا هذه القرية الظالم اهلها

کہ اس بستی سے نکلو جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان سے گفتگو کے لیے بھیجا تو آپ کی گفتگو سن کر دو ہزار آدمی تائب ہو کر واپس چلے آئے اور باقی لوگ مناظرہ میں مکمل شکست تسلیم کرنے کے باوجود اپنی ضد پر قائم رہے خارجی نہروان کی طرف جا رہے تھے (بہر سیر) کے مقام پر وہاں کے گورنر عدی بن حارث نے ان کو روکا تو خوارج نے عدی بن حارث کو شہید کر دیا۔

اسی طرح صحابی رسول حضرت خباب بن ارت کے صاحبزادے حضرت عبداللہ اپنی حاملہ لونڈی کے ساتھ گزرے تو

فاخذوه وذبحوه وام ولده

آپ کو پکڑ کر انہیں اور ان کی لونڈی کو شہید کر دیا۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عدی بن حارث اور عبداللہ بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قاتل ہمارے حوالے کر دو تو میں تم سے درگزر کرتے ہوئے شام کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

خارجی بولے: **كلنا قتله** یعنی ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے۔

اس پر قاتل الخوارج حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد فرما کر ان تمام کو فی النار کر دیا سوائے پانچ سات آدمیوں کے جو اپنی جانیں بچا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

جب خوارج ایک ایک دو دو کر کے مرکز خوارج (اس دور کے سوات و وزیرستان) نہروان کی طرف نکل رہے تھے ان کے اعزہ ان کو روکنے کی پوری کوشش کرتے مگر خارجی کسی طرح رکنے والے نہ تھے

فانکم اصبحتم بنعمة ربکم اهل الحق

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے تم ہی اہل حق ہو۔

خوارج کا تقویٰ جب خارجی حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پکڑ کر شہید کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے تو ایک خارجی نے کسی کے درخت سے گری ہوئی ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو خارجیوں نے اسے تقویٰ کی تلقین کی یہ کھجور تمہارے لیے حلال کیسے ہو سکتی ہے؟ جس پر خارجی نے منہ سے کھجور پھینک دی دوسرے خارجی نے کسی یہودی کے خنزیر کو قتل کر دیا تو خارجی تڑپے کہ ذمی کے خنزیر کو تو نے کیوں قتل کیا؟

نیز یہ بھی کہا کہ

ان هذا لمن الفساد فی الارض یہ بھی تو فساد فی الارض سے ہے

تو اس پر عبداللہ بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

الا ادلکم علی من هو اعظم حرمة من الخنزير

کہ میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جس کی عزت وحرمت خنزیر سے زیادہ ہے

خارجیوں نے پوچھا وہ کون ہے؟

تو آپ نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

اس پہ خارجیوں نے آپ کو شہید کر دیا

رضی الله عنه وعن سائر المقتولين بايدی الخوارج

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوارج کو پیغام بھیجا کہ تم پہلی حالت پر لوٹ آؤ اس کے جواب میں خارجی بولے:

لایجوز لنا ان نتخذك اماماوقد كفرت حتى تشهد على نفسك بالكفر وتتوب كماتبنا

کہ آپ کو امام بنانا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک آپ اپنے کفر کا اقرار کر کے ہماری طرح توبہ نہیں کرتے۔ (انساب الاشراف ج ۲ ص ۲۰۱)

خارجیوں کا تقویٰ دیکھو کہ خنزیر کے مالک یہودی کو تلاش کر کے اس سے معافی مانگی اور اسے راضی کیا جب حضرت عبداللہ کی بیوی کو قتل کرنے لگے تو وہ فرمانے لگیں

اما تتقون اللّٰہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔

تو انہوں نے ان کے علاوہ تین اور عورتوں کو بھی شہید کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل انہیں خوف خدا یاد دلاتے رہے حق کی طرف رجوع کی دعوت دیتے رہے لڑائی میں پہل کرنے سے گریز فرماتے رہے حتیٰ کہ خارجی خود ہی جنت کی کنجیاں ہاتھوں میں تھامے الرواح الی الجنة کہ جنت کی طرف کوچ کرو کے نعرے لگاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر پر حملہ آور ہو گئے بالآخر حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے آن کی آن میں فی النار ہو گئے۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العالمین

جنگ نہروان ۹ صفر ۳۸ھ کو لڑی گئی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم نکلے گی کہنے کو تو کلمہ حق بولیں گے جبکہ وہ کلمہ حلق سے نیچے نہیں ہوگا وہ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نکل جاتا ہے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ کٹا ہوگا اور اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہوں گے۔

فان کان فیھم فقد قتلتم شر الناس اگر وہ ان میں موجود ہے تو تم نے سب سے برے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ (انساب الاشراف ج ۲ ص ۲۰۷)

وہ تلاش بسیار کے بعد ملا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سجدہ ریز ہو گئے اور حاضرین نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر اعین بن ضبیعہ کو بصرہ بھیجا وہ کسی قدر شور و شر کے بعد اپنی قیام گاہ پر جانے لگا تو خوارج کے دس آدمی اس کے پیچھے ہو گئے

جب وہ اپنے بستر پر دراز ہوا تو خارجیوں نے تلواروں سے شدید حملہ کر دیا وہ برہنہ جسم بھاگ کھڑا ہوا تو خارجیوں نے راستے میں اسے شہید کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

کچھ خارجیوں نے ۳۹ھ میں حج کیا۔ حج کی ادائیگی کے بعد خارجی کعبۃ اللہ کے مجاور بن کے ٹھہر گئے پھر کہنے لگے کعبۃ اللہ شریف دور جاہلیت میں بھی معظم رہا ہے اور اسلام میں بھی جلیل الشان رہا ہے اِن دونوں (حضرت سیدنا علی وحضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اس کی حرمت پامال کر دی ہے کاش کچھ لوگ ہوں جو اپنی جانوں کا سودا کرتے ہوئے ان دونوں کو قتل کر دیں تو ہمیں اور امت کو راحت نصیب ہو جائے گی اس پر عبدالرحمٰن بن ملجم نے کہا (حضرت سیدنا) علی کے لیے میں کافی ہوں۔

حجاج بن عبداللہ نے کہا کہ میں معاویہ کو قتل کروں گا زاذویہ خارجی کہنے لگا کہ عمرو بن عاص ان سے کم نہیں ہے میں اس کا کام تمام کروں گا۔

انہوں نے یہ معاہدہ کر لیا پھر ماہ رجب میں عمرہ ادا کر کے اپنے اپنے ہدف کی طرف متوجہ ہو گئے ابن ملجم نے اس دوران شدیدۃ الخروج، عابدہ، زاہدہ، قطام بنت شجنہ سے شادی کر لی وقت مقررہ پر ابن ملجم نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کیا آپ کے سر پر تلوار ماری تو آپ نے فرمایا

فزت برب الکعبہ کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

قطام بنت شجنہ نے نکاح کے لیے تین ہزار درہم، ایک غلام، ایک باندی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کی شرط رکھی تھی۔

علامہ نسابہ احمد بن یحی بن جابر البلاذری متوفی ۲۷۹ھ لکھتے ہیں

قطام بنت شجنہ کا باپ شجنہ بن عدی اور اس کا بھائی اخضر بن شجنہ نہروان کے دن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں فی النار ہو چکے تھے۔

یہ ان کے غم میں نڈھال ہو کر مسجد میں چلّے لگا رہی تھی اور حضرت سیدنا علی المرتضےٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغض پال رہی تھی جس کے حسن و جمال کو دیکھ کر ابن ملجم خارجی کا تقویٰ مزید قوت پا گیا اور حق مہر میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر دینے کی شرط تسلیم کر گیا۔

چلہ کش قطام خارجیہ کہنے لگی اگر تو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قتل کر کے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو تو اپنے آپ کو شفاء وسکون دے لے گا۔ اور میرے ساتھ تیری زندگی خوب گزرے گی اور اگر بچ نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو جو اللہ کے پاس ہے وہ مجھ سے بہتر ہے۔ (انساب الاشراف ج ۲ ص ۲۶۱)

ایک بار حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی شیبان کی ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ کو بتایا گیا کہ

انها ترى رأى الخوارِج یہ عورت خارجیانہ عقیدہ رکھتی ہے۔

فقال اکره ان اضم الی صدری جمرة من جهنم ۔

تو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جہنم کا کوئلہ مجھے اپنے سینے سے لگانا پسند نہیں ہے۔ (انساب الاشراف ج ۲ ص ۲۷۲)

نوٹ آج کے دور کی خارجیہ (وہابن) سے نکاح کرنے والے سوچیں کہ کیا وہ جہنم کی آگ کو سینے سے لگا کر دین یا دنیا کی بھلائی پالیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں پا سکتے۔

''الاصابہ'' میں امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ عمران بن حِطّان مشہور تابعی کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ خارجیوں کے گروہ قعدیہ سے تعلق رکھتا تھا یعنی وہ خارجی جو خود شریکِ جنگ نہیں ہوتے تھے بلکہ لوگوں کو خارجی بنا کر میدان بغاوت میں اتارتے تھے جیسا کہ آج کل تبلیغی خارجی اور خارجیوں کے دوسرے ایجنٹ مودودیے وغیرہ کرتے ہیں۔

کان سبب ذلك انه تزوج ابنة عم لها فبلغه انها دخلت فی رأى الخوارج فاراد ان یردها عن ذلك فصرفته الی مذهبها

بزرگ محقق وکامل تھے ان کے انوار مثل تیز روشنی کی قندیل کے تھے کہ اگر ہزاروں ظلمات ان کے سامنے جمع ہوں ان سب پر وہی غالب رہے ایسے کامل کو حق ہے اصلاح کا جس کی صفات کی نسبت حضرت محی الدین ابن عربی کا ارشاد ہے مربی وہ ہے جس میں یہ تین صفتیں موجود ہوں دین انبیاء کا سا ہو تدبیر اطباء کی سی ہو اور سیاست بادشاہوں کی سی ہو اور یہ بیان کرتے ہوئے فرمایا مولانا عبدالمجید نے مجھ سے پوچھا تھا انبیاء کا سا دین کس کا ہوسکتا ہے میں نے جواب دیا کہ مراد یہ ہے انبیاء کا دین جس طرح دنیوی اغراض سے پاک ہوتا ہے اور یہ مراد نہیں ایسا کامل ہو۔ انتہی بزم خیر از زید ص ۲۱ بہ بعد

یہ ساری تفصیل اس غرض سے دی گئی تا کہ قارئین کو پتہ چل جائے کہ مولوی فضل الرحمٰن کے اکابر کا طرۂ امتیاز ہے کہ محبوبان خداوندی کے ذکر میں جنم کنہیوں، بچوں، پاگلوں، جانورں، کوؤں اور گدھوں کا ذکر ضرور کرتے ہیں اور پھر ندامت وشرمندگی کو مٹانے کے لیے جھوٹ کا سہارا بھی لیتے ہیں چنانچہ حفظ الایمان کی جس عبارت سے حضرت ابوالخیر دہلوی نے نفرت وبیزاری کا اظہار فرمایا اور تھانوی صاحب نے بھاگنے میں عافیت پائی اس میں بھی سید الانبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کے ذکر شریف میں چوپایوں، بہائم اور مجانین کا ذکر کیا گیا۔ ملاحظہ ہو حفظ الایمان ص ۸

فضل الرحمٰن کے بیان ''کتا شہادت'' پر مزید گفتگو چلتی تو میں کامل وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ فرما دیتے ایسی باتیں کرنا معظمین کے ذکر میں حقیر چیزوں کو داخل کرنا ہمارے اولین بزرگوں کی پسندیدہ ادا ہے مثلاً

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جب توحید کے پرچار کا ٹھیکہ لیا اور شیخ محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی کی کتاب التوحید کو اردو میں منتقل کیا تو ان کا انداز بھی یہی تھا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کے ذکر شریف میں محقرات کا ذکر

مثلاً مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ایک جگہ پر لکھا ہے

اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار

سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰)

ایک جگہ پر لکھتے ہیں:

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۲)

اسی طرح اشرف علی تھانوی سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو اس کا جواب دیتے ہوئے تھانوی صاحب نے یہی طریقہ اختیار کیا جس کا نمونہ فضل الرحمٰن پیش کر رہے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں (دوبارہ پیش خدمت ہے) پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی، مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸)

یہ تو ذکر تھا کتے کو شہادت کا درجہ دینے والے موجودہ دور کے کانگرسی علماء کی ترجمانی کا حق ادا کرنے والے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا جن کی دیگر خصوصیات کے علاوہ ایک خصوصیت یہ ہے جسے پاکستان کے موقر ترین اخبار روزنامہ نوائے وقت کے معروف و معظم کالم نویس جناب سید شوکت علی شاہ نے بایں الفاظ بیان فرمایا ہے

موصوف لکھتے ہیں مولانا فضل الرحمٰن کی بات الگ ہے بعض لوگوں کو ایک سانس میں دو باتیں کرنے کا ملکہ ہوتا ہے یہ ایک سانس میں سو باتیں کرنے کا گُر جانتے ہیں۔

(حرف حرمت روزنامہ نوائے وقت ۱۲ فروری ۲۰۱۴ء)

یعنی دیگر حضرات تو ذوالوجہین ہوتے ہیں مگر مولانا فضل الرحمٰن ذو وجوہ کثیرہ، ذو وجوہ شتی اور ذوالالسنۃ المختلفہ ہونے میں طاق حیثیت رکھتے ہیں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی اس تیز لسانی، گرگ و سگ گردانی اور خوک و خور خوانی کا قبیح منظران کے شیخ الکل بانی انتشار ملت سید احمد بریلوی کے ملفوظات مرتب کردہ مولوی شاہ اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں دیکھا جا سکتا ہے لکھا ہے

ہاں بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے ہیں جو درجے میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔

زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۵۶)

ان اکابر دیو بند کی ایسی عبارات وخرافات اور زبان درازیوں کو ملاحظہ فرماتے ہوئے امام عاشقاں حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نور ِ الٰہ کیا ہے؟ محبت حبیب کی ﷺ
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ ''خوک وخر'' کی ہے

نیز فرماتے ہیں

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح ِ تیغ ِ خیار ہے
یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زبان پہ ''چوڑھا چمار'' ہے

ذوالوجہین بلکہ ذوالوجوہ الشقی مولوی فضل الرحمٰن کے بارے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے البتہ جب منور حسن نے افواجِ پاکستان عوام اور علماء ملت اسلامیہ کے قاتلوں یعنی طالبان کے مرنے پر انہیں شہید کا درجہ دیا تو ملک میں ہلچل مچ گئی جو کہ سید ابو الاعلیٰ مودودی کے مطابق سراسر باغی اور خارجی ہیں اور باغی کی حمایت بھی بغاوت ہے رسالت مآب ﷺ کے ارشاد کے مطابق خارجی صرف جہنمی ہی نہیں بلکہ اہل دوزخ کے کتے ہیں۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ

اَھْلِ النَّارِ ۔ ۔

خارجی جہنمیوں کتے ہیں۔(ابن ماجہ شریف ص۱۶)

بانی مودودی جماعت اور امیر مودودی جماعت

مولانا فضل الرحمان کی ''کتیا شہادت'' کے سلسلہ میں گفتگو طویل ہوگئی اصل مدعا منور حسن امیر مودودی جماعت کی فکر کج اور نظریہ قبیح کا بیان ہے کہ وہ افواج پاکستان کے آٹھ ہزار جوانوں اور پاکستان کے ۴۲ ہزار باشندوں بشمول بوڑھے بچے اور مستورات کو شہید ماننے کے لیے تیار نہیں اور خوارج کے دہشت گردوں کو شہیدی ٹکٹ تھما رہے ہیں جب کہ مودودی صاحب کے حوالہ سے یہ بات بالتفصیل لکھی جا چکی ہے کہ موجودہ دور کے خوارج طالبان مودودی صاحب کی تحقیق کے مطابق اول وآخر باغی وخارجی اور واجب القتل ہیں اور جب حکومت ان کے خلاف مسلح جدوجہد کرے تو تمام مسلمانوں پر حکومت کی حمایت وامداد کرنا واجب ہے۔

موجودہ دور کے خوارج کے طریقہ ءواردات پہ خامہ فرسائی سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قاتل الخوارج الاولی امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں اور بعد میں خروج کرنے والوں کا مختصر خاکہ پیش کر دیا جائے تا کہ ناظرین کو موجودہ دور کے خوارج کی تحریک (تحریک طالبان) کو سمجھنے میں دقت پیش نہ آئے اس سلسلہ میں متعدد کتب کی ورق گردانی کی بجائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احوال انساب پر اپنی مثل آپ کتاب

''انساب الاشراف''

سے بقدر ضرورت اقتباسات پیش کر دے جائیں واضح ہو کہ مودودی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں انساب الاشراف سے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔

گو نقل کرنے میں بددیانتی کا پہلو ہاتھ سے جانے نہیں دیا ایک مثال پیش خدمت ہے۔

مودودی صاحب نے

''ابوجہل کی مرعوبیت''

کے عنوان سے تین واقعات ذکر کیے ہیں تیسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے (کہ اونٹوں کی خریداری کے سلسلہ میں ابوجہل کی بددیانتی پر حضور (ﷺ۔ از جلالی) اس (ابوجہل) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا خبردار جو تم نے پھر کسی کے ساتھ ایسی حرکت کی جو اس غریب بدو کے ساتھ کی ہے

ورنہ میں بری طرح پیش آؤں گا

(سیرت سرور دو عالم ﷺ ج ۲ ص ۵۰۹)

(بحوالہ انساب الاشراف ج اول ص ۱۳۰)

یہ الفاظ ''ورنہ میں بری طرح پیش آؤں گا'' العیاذ باللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا سراسر غلط، بددیانتی اور گمراہی ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے یہ الفاظ نہیں بولے اور نہ ہی آپ کے خلق عظیم سے ایسے الفاظ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

حوالہ انساب الاشراف کا دیا ہے جب کہ انساب الاشراف ج اول ص ۱۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان میں یہ واقعہ موجود ہے وہاں الفاظ ہیں

فَقَالَ یَا عَمْرُ و اِیَّاکَ اَنْ تَعُوْدَ لِمِثْلِ مَا صَنَعْتَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ فَتَریٰ مِنِّیْ مَا تَکْرَہُ ۔

فرمایا اے عمرو (ابوجہل کا نام) آئندہ ایسا کام نہ کرنا جو اس دیہاتی (بدو) کے ساتھ کیا ہے ورنہ تو مجھ سے وہ دیکھے گا جو تجھے ناگوار گزرے گا۔

(انساب الاشراف)

ما تکرہ کے الفاظ کہاں اور مودودی صاحب کی چرب لسانی کہاں؟

انہیں لکھتے وقت احساس ہی نہیں کہ میں کس بارگاہِ رفیع کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ اردو کے قالب میں ڈھال رہا ہوں نیز غریب کا لفظ حدیث شریف میں

موجود نہیں یہ مودودی صاحب کی قلمکاری کا کرشمہ ہے۔

منور حسن صاحب نے سابقہ محولہ انٹرویو میں بڑی دلیری سے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ ہر سوال کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں فقیر عرض گزار ہے کہ وہ حدیث شریف میں من مانی کی بھی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں اب مودودی جماعت کے پرانے ارکان ہی وضاحت کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی بات، کسی فعل یا کسی انداز کو خاکم بدہن بری طرح سے تعبیر کرنے والا مسلمان بھی رہتا ہے یا نہیں جب کہ وہ افتراء علی النبی الکریم ﷺ کا مرتکب بھی ہو رہا ہو۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

الغرض خوارج کا سلسلہ وار خروج ملاحظہ ہو

مناسب یہ ہے کہ ہم بخاری شریف کی اس حدیث سے آغاز کریں جو کہ بخاری شریف میں ۱۲ بار بالتکرار آئی ہے تا کہ خوارج کی جبلت وخصلت اور شناعت وفضاحت میں کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور ان کے نقطہ آغاز سے آگاہی حاصل ہو جائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے "اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصَرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ"۔

کہ آپ کی خدمت میں بنو تمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ نامی آیا کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل کیجئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں عدل نہ کروں گا تو کون عدل کرے گا تجھے تباہی وخسارہ ہو اگر میں عدل نہ کروں تو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اِجازت ہو تو اس کی گردن اُڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور ساتھی بھی ہیں۔ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں معمولی جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر خیال کرو گے، یہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ۔

کہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کو لگ کر آگے نکل جاتا ہے، اگر اس کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالے رنگ کا آدمی ہوگا۔ جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا۔ جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا تو آپ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا جب اسے دربار حیدری میں پیش کیا گیا تو میں نے اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھیں۔

(امام محمد اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ بخاری شریف حدیث شریف ۳۶۱۰ امام احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمہ نسائی شریف ۳/۱۷۲ وجملہ کتب حدیث وسیرت وتاریخ)

حضرت سیّدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مالِ غنیمت پیش کیا گیا کہ تو آپ نے اُسے دائیں بائیں والوں میں تقسیم کر

دیا پیچھے والوں کو کچھ نہ دیا ایک آدمی پیچھے سے کہنے لگا۔ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَةِ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے تقسیم میں اِنصاف نہیں کیا۔ اس آدمی کا رنگ کالا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر سخت غصہ آیا تو فرمایا۔ اللہ کی قسم تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر عدل کرنے والا کوئی نہیں پاؤ گے فرمایا:

يَخْرُجُ فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانَ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ ۔

آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ بھی ان کا ایک فرد ہے۔ وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا' وہ اِسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو لگ کر پار نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی سر منڈانا ہے وہ ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری ٹولہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا جب وہ تمہیں ملیں (مقابلہ پر آئیں) تو انہیں قتل کر دینا وہ ساری مخلوق میں بدترین لوگ ہیں۔

(نسائی شریف ص ۱۷۳-۱۷۴/ ج ۲)

علامہ سندھی نسائی شریف کے حاشیہ میں شر الخلق والخلیقۃ کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ وہ لوگوں اور جانوروں میں سے بدترین ہیں۔

تحریف

نسائی شریف میں علامہ سندھی کا حاشیہ ہے' اس کے قدیم مطبوعہ نسخوں میں یہ عبارت اور دیگر فوائد موجود ہیں' مگر اب کے قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی مطبوعہ کے نسخوں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔ کیا یہود یانہ روش اور خارجیانہ فکر یہی نہیں

مجھے شجاء کی موت ہر قسم کی موت سے زیادہ محبوب ہے اور شجاء کی موت کے سوا ہر قسم کی موت محض گمان ہے۔ (انساب الاشراف ج ۴ ص ۳۸۰)

ابو بلال تمیں خارجیوں کے ساتھ جا رہا تھا دس اور مل گئے راستہ میں ابن زیاد کی طرف آنے والا مال ملا تو اسے لوٹ لیا۔ اور آپس میں تقسیم کر لیا۔ ابن زیاد نے دو ہزار کا لشکر بھیجا۔ جسے ان چالیس خارجیوں نے شکست دے دی۔ دوسرے مرحلے میں عباد بن اخضر نے ابو بلال اور اس کے ساتھیوں کو تہہ تیغ کر دیا۔

ایک جمعہ کے دن خارجی بصرہ میں عباد کی تاک میں بیٹھ گئے جب وہ وہاں سے گزرا تو خارجیوں نے اسے قتل کر دیا اور لاحکم الا اللہ کے نعرے لگانے لگے

حتی کہ ان خارجیوں کو بھی اپنے انجام بد سے دوچار ہونا پڑا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ فلاں شخص بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا

لو مات ماصليت عليه ذهب الى انه خارجی کہ اگر وہ مر گیا تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا آپ کے خیال میں وہ شخص خارجی تھا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس خارجی حمایت کے لیے آئے تو آپ نے ان کی گمراہی کو واضح فرمایا اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں ان کے خیالات کی تغلیط کی تو نافع بن ازرق اور دوسرے خارجی وہاں سے چلے گئے اور یمامہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر حضر موت اور اور یمن کے اکثر علاقہ پر قابض ہو گئے۔ (انساب الاشراف ج ۳ ص ۴۷۵)

ابن زیاد کے دور میں عروہ بن ادیہ خارجی کو پکڑ کر ابن زیاد کے ہاں پیش کیا گیا تو کافی دلچسپ گفتگو کے بعد اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے پھر اسے سولی پر لٹکانے کا حکم دیا تو عروہ چھٹے سے گر گیا تو کہنے لگا

لاحكم الالله ولو كره المشركون . حکم صرف اللہ ہی کا ہے اگرچہ

مشرک اسے ناپسند جانیں

تو اسے سولی پر لٹکا دیا گیا ابن زیاد نے اس کے خادم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو خادم کہنے لگا

لم افرش له بليل مذصحبته ولم اعد له طعاما بنهار ۔

کہ جب سے میں اس کے ساتھ ہوں رات کو کبھی اس کے لیے بستر نہیں بچھایا (کہ رات بھر عبادت کرتا تھا) اور دن کو کبھی کھانا تیار نہیں کیا (کہ ہمیشہ روزہ رکھتا تھا)۔

عروہ کا سر اس کی بیٹی کے پاس بھیج دیا گیا جب وہ آئی تو اس کا لاشہ ابن زیاد کے سامنے پڑا تھا۔ ابن زیاد نے پوچھا کیا تو بھی اس کے دین پر ہے؟

وہ کہنے لگی میں اس کے دین پر کیوں نہ ہوں؟ جب کہ میں نے اس سے بہتر کوئی دیکھا ہی نہیں۔ تو ابن زیاد نے اسے بھی اس کے پاس قتل کرا دیا۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۵۳)

ایک خارجی غلام کا قتل

ابن زیاد کے دور میں بنو یشکر قبیلے کے ایک آدمی کا ایک غلام خارجی ہو گیا تو اس نے اپنے آقا کی نافرمانی شروع کر دی تو اس نے غلام کو قید کر دیا اور خوارج سے میل جول بند کر دیا۔ بنو عنزہ قبیلے کے کچھ لوگوں نے یشکری سے غلام خریدنے کی رغبت ظاہر کی یشکری نے نہ بیچا پھر غلام گم ہو گیا عنزہ کے لوگوں نے سمجھا کہ اس یشکری نے غلام کو قتل کر دیا ہے

فجاء نفر منهم الى ابل اليشكرى ليلا فعقروها عنزہ کے لوگوں نے رات کے وقت یشکری کے اونٹوں کی کونچیں کاٹ کر اپنا غصہ ٹھنڈا کیا۔

خالد بن عباس سدوسی خارجی

ابن زیاد کے دور میں ایک بہت بڑا عبادت گزار خالد نامی خارجی تھا المختصر ابن زیاد

کے حکم سے مثلم بن مسروح نے اسے قتل کردیا تو خارجیوں نے دھوکے سے مثلم کو گھر بلا کر قتل کر کے گھر میں ہی اسے دفن کر دیا اس پر ابن زیاد نے کہا

ما ادری کیف اصنع ما اقتل رجلامن هذه المارقة الا قتل قاتله ۔

کہ مجھے کچھ نہیں سوجھتا کہ اس سرکش گروہ کا کیا کروں میں ان کا جو آدمی بھی قتل کرتا ہوں اس کے قاتل کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ (انساب الاشراف ج ۴ ص ۵۴)

عقبہ بن ورد خارجی

عقبہ بن ورد بہت ہی زیادہ عبادت گزار تھا یہ تلوار سونتے کھڑا تھا اتنے میں جحیر ابن زیاد کے پاس سے آرہا تھا اس وقت ابن زیاد نے ایک خارجی گروہ کو قتل کیا تھا جس کے کچھ چھینٹے جحیر پر بھی پڑے تھے جب جحیر مسجد میں پہنچا عقبہ خارجی مسجد میں اسے شہید کر کے بھاگ کھڑا ہوا ایک آدمی نے اس پر چادر ڈال کر گرفتار کر لیا پھر اسے قتل کر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

ابوالسلیل خارجی

ابوالسلیل خارجی نے بصرہ کی مسجد میں داخل ہو کر بدمعاشی کا مظاہرہ کیا اور لاحکم الا اللہ کا نعرہ لگایا تلوار لہرائی تو ایک شخص عقبہ بن وساج نے ایک کوٹ اس پر ڈال کر اسے گرفتار کر لیا پھر اسے اس کے ٹھکانہ ہاویہ تک پہنچا کر دم لیا۔

جزعہ اور اس کا ساتھی

جزعہ نامی خارجیہ عورت نے ایک مرد ساتھی کے ساتھ مل کر بصرہ کی مسجد میں تلواریں لہرا کر لاحکم الا اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے بدمعاشی کا مظاہرہ کیا پھر مرد بنوتمیم کے محلّہ کی طرف اور جزعہ بنوسلیم کے محلّہ کی طرف چل دی۔ خارجی مرد نے جب دیکھا کہ جزعہ خارجیہ دور جارہی ہے رگڑی جائے گی تو اسے پکار کر کہنے لگا

یا جزعه اقربی منی اے جزعہ! میرے قریب ہوجا۔

وہ کہنے لگی: **الاان اولیاء الله لاخوف علیهم ولاهم یحزنون** سن لو بے

شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم ۔(یونس ٦٢)

ان دونوں کولوگوں نے پکڑ کر حضرت ملک الموت علیہ السلام کے سپرد کر دیا۔

ایک اور شخص نے بصرہ کی مسجد میں خارجیانہ نعرہ (لاحکم الا اللہ) لگایا تو بنو تمیم کے ایک آدمی نے اسے قتل کر دیا۔ ابن زیاد کو پتہ چلا تو اس نے دریافت کیا کہ وہاں اور کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ابو جمیلہ بھی تھے۔ ابن زیاد نے اس پر ملامت کی کہ تیرے ہوتے ہوئے اس خارجی کو قتل کرنے کی سعادت کسی اور نے حاصل کی۔ ابو جمیلہ کہنے لگے کہ میں اس کو پکڑ کر اس کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ اس کا سر پھوڑ کر بھیجا نکال سکتا تھا

لکنی کرهت ان یقال قام اثنا ن الی واحد لیکن مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ لوگ کہیں کہ ایک خارجی کو دو آدمیوں نے مل کر قتل کیا ہے۔ (انساب الاشراف ج ۴ ص ٥٦)

ابو وازع خارجی

ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل کا عروہ بن ادیہ تمیمی خارجی جب قتل ہو گیا تو ابو وازع خارجی کو جوش خروج لاحق ہوا اور کہنے لگا

انی شار فاشروا وادعوا المضاجع فطال مانمتم و غفلتم عن اهل البغی ۔

کہ میں خروج کرنے لگا ہوں تم بھی نکلو بستروں کو چھوڑوں بہت سو چکے ہو اور اہل بغاوت سے غافل بن گئے ہو۔

نافع بن ازرق خارجی اپنے دور کا نامور خطیب تھا (جیسے موجودہ دور کا طارق جمیل) ابو وازع نے اسے کہا کہ تجھے کاٹنے والی زبان اور عاجز وتھکا ماندہ دل دیا گیا ہے اے کاش تیرے دل کا عجز وکلال تیری زبان کے حصے میں آجاتا اور تیری زبان کی صلابت و پختگی تیرے دل کو حاصل ہو جاتی۔

لقد خفت ان یکون حب هذه الدنیاقد غلب علی قلبك

فملت اليهاو اظهرت بلسانك الزهد ۔

مجھے خطرہ ہے کہ اس دنیا کہ محبت تیرے دل پر غالب آچکی ہے اور تو دنیا کی طرف مائل ہو چکا ہے اور زبانی کلامی دنیا سے بے رغبتی اور زہد کی باتیں کرتا ہے

جیسا کہ طارق جمیل صاحب تھوک کے لحاظ سے زمینیں خرید رہے ہیں شاہانہ انداز میں بیٹے یوسف جمیل کی شادی رچاتے ہیں محترمہ صفیہ بی بی بیگم صاحبہ سونے سے لدی ہوئی ڈپلکس بیوٹی پارلر گلبرگ لاہور سے نیچے کسی سنٹر سے مساج وغیرہ نہیں کرواتیں اور جناب لوگوں کو گھر سے نکال کر چلے لگوار ہے ہیں اور زہد فی الدنیا کا درس دے رہے ہیں۔

نافع نے کہا فرصت کی تلاش میں ہوں کچھ دیرا نتظار کر تمہارے کچھ ساتھی بن لیں پھر خروج کریں گے۔ابو وازع نے کہا! انتظار کیسا؟ موت صبح آئے کہ شام مجھے بہت جلدی ہے ایسا نہ ہو کہ میرا مقصد ہی فوت ہو جائے اس کے بعد چند شعر کہے ایک تلوار خریدی ایک آدمی کے پاس گیا جو تلواریں صیقل کرتا تھا خوارج سے نفرت بھی کرتا تھا اور ان کی نشاندہی بھی کرتا تھا اسے تلوار تیز کرنے کا کہا جب اس نے تلوار تیز کر دی تو خارجی نے تلوار لہرائی خارجیانہ نعرہ لگایا اس لوہار کو قتل کر دیا لوگ یہ منظر دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے وہ بنو یشکر کے محلّہ میں خارجیانہ نعرے لگاتا پھرتا رہا ایک آدمی نے فرصت پا کر اس پر دیوار گرادی اور ہمیشہ کے لیے مقیم ہاویہ بنا دیا۔

ثابت بن وعلہ راسبی خارجی

علامہ بلاذری صاحب ''انساب الاشراف'' ثابت بن وعلہ کے متعلق لکھتے ہیں

كان ثابت من مخابيث الخوارج و كان عظيم الشان فيهم کہ ثابت خبیث ترین خوارج میں سے تھا اور ان میں بلند شان رکھتا تھا

اس کے ساتھی خارجی اس کے گھر میں بیٹھے مصروف گفتگو تھے اس دوران زبیر بن

علی خوارج کا مرثیہ پڑھ کر رونے اور چیخنے چلانے لگا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا

علیکم السلام لا واللہ لا اتاخر عن اخوانی بعدیومی ھذاالا مکرھا

السلام علیکم! اللہ کی قسم آج کے بعد میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہیں رہ سکتا سوائے مجبوری کے

اس نے بروز جمعہ بصرہ کی مسجد حروریہ کے پاس پہنچ کر خارجیانہ نعرہ لگانا شروع کر دیا اس کے ہاتھ سے دو آدمیوں کو موت نصیب ہوئی پھر اسے قتل کر کے سیدنا مالک علیہ السلام کی تحویل میں دے دیا گیا۔

عیسیٰ خطی کی خروج کی تیاری

عیسیٰ بن حدیر خطی نے خروج کا ارادہ کیا

لہ بنات فتعلقن بہ وبکین و قلن الی من تدعنا؟

تو اس کی بیٹیوں نے اس کے ساتھ چمٹ کر رونا شروع کر دیا اور کہنے لگیں کہ تو ہمیں کس کے سپرد کر رہا ہے؟

اس پر اس نے چند شعر کہے ایک شعر یہ ہے

ولولا ذاکم ارسلت مھری وفی الرحمن للضعفاء کاف

اگر تم نہ ہوتیں تو میں اپنے گھوڑے میدان کارزار وخروج میں چھوڑ دیتا اور کمزور بیٹیوں کے معاملہ میں رحمٰن ہی کافی ہے۔

رجاء نمری خارجی

مرکز الخوارج، زلازل وفتن کا منبع، مطلع قرن الشیطان نجد کے علاقہ یمامہ کے خارجیوں کو پتہ چلا کہ "یزید نے مدینہ شریف پر حملہ کرنے کے لیے شامی لشکر روانہ کیا ہے وہاں سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ جائیں گے" دیکھنے لگے کہ چلو مکہ شریف کی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح بصرہ کے سولہ خارجی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مل گئے بعض خارجی کہنے لگے کہ ابن زبیر کی بیعت کر کے لڑیں گے دوسرے خارجی کہنے لگے

امیر کی بیعت کے بغیر ہی لڑیں گے (یہ مودودی صاحب فیصلہ کرلیں کہ جہاد کشمیر کی طرح بغیر امیر کے ان کی لڑائی کیسی تھی) الغرض وہ اہل شام کا مقابلہ کرتے تھے اور الگ تھلگ رہتے تھے یزید کے مرنے کے بعد جب شامی واپس چلے گئے تو کچھ خارجی بصرہ روانہ ہو گئے دوسرے خارجی کہنے لگے کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے پوچھتے ہیں اگر وہ بھی ہماری طرح ان کے دشمن ہوئے تو ٹھہر جائیں گے اور اگر حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما کے محبّ ومعتقد ہوئے تو یہاں سے کوچ کر جائیں گے جب انہیں معلوم ہوگیا کہ یہ تو ختنین رضی اللہ تعالی عنہما کو ماننے والے ہیں وہ خارجی بصرہ چلے آئے اور وہاں سے متفرق ہو گئے یہ ۶۴ھ کا واقعہ ہے۔ (انساب الاشراف ج ۴ص ۵۸)

علامہ بلاذری لکھتے ہیں کہ جب یزید مرا تھا اور ابن زیاد بصرہ میں گورنر تھا **کانت السجون مملوءة من الخوارج** جیلیں خارجیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

اہل بصرہ نے وقتی طور پر ابن زیاد کی امارت پر اتفاق کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور کہنے لگے ہمارے خارجی بھائیوں کو رہا کردو ابن زیاد نے کہا ایسا نہ کرو یہ خارجی فساد فی الارض کا ارتکاب کریں گے۔ اہل بصرہ نے کہا ان کی رہائی ضروری ہے خارجی جیلوں سے نکلتے رہے ابن زیاد کی بیعت کرتے رہے **فما تتام آخرهم حتى جعلوا يغلظون له**

سارے خارجی ابھی رہا بھی نہیں ہوئے تھے تو انہوں نے ابن زیاد کے متعلق سخت رویہ اختیار کرلیا۔ (انساب الاشراف ج ۴ ص ۷۶)

لوگوں کے پرزور مطالبہ پر ابن زیاد نے جب خارجیوں کو رہا کردیا تو انہوں نے نافع بن ازرق خارجی کی سربراہی میں مربد مقام پر جتھہ بندی کرلی اس کے بعد ابن زیاد کچھ دیر روپوش رہنے کے بعد شام کی طرف مفرور ہوگیا اور خارجی برسات کے مینڈکوں

کی طرح اچھلتے کودتے رہے اور فتنہ وفساد کرتے رہے۔

نافع بن ازرق خارجی

نافع بن ازرق خارجی نجدہ بن عامر کے ساتھ شامل تھا

فاحدث المحنة وقتل فی السر ۔

محنت کی بدعت شروع کردی اور در پردہ قتل کرنا شروع کردیا

فعابت ذلك الخوارج وقالوا احدثت مالم یکن علیه السلف من اهل النهروان واهل القبلة فقال قامت علی حجة لم تقم علیهم ففارقه الخوارج

کہ تو نے نہروانی سلفیوں اور اہل قبلہ کے برخلاف نئی بدعت شروع کردی تو نافع نے کہا اس (بدعت) پر مجھ پر حجت قائم ہو چکی ہے جو ان پر قائم نہیں ہوئی اس پر خارجیوں نے اس سے جدائی اختیار کرلی۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۴۶)

نافع ابن زیاد کی جیل میں تھا کہ ایک اور آدمی کو ابن زیاد نے خارجیت کے شبہ میں گرفتار کر رکھا تھا نافع نے اس سے جیل کی ہوا کھانے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا ابن زیاد نے مجھے حروری سمجھ کر گرفتار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حروریوں اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں پر لعنت کرے۔ نافع یہ سن کر کہنے لگا کہ اللہ کی قسم تو ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۴۶)

بوقت تحریر ۲۰۱۴-۴-۶ کو جب نواز شریف حکومت طالبان بغاۃ وخوارج کو رہا کر رہی ہے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ ممکن ہے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق مل جائے۔

یزید کے مرنے کی اطلاع ملنے پر اہل بصرہ نے ابن زیاد کی وقتی طور پر بیعت کرلی اس وقت چار سو (۴۰۰) خارجی جیلوں میں بند تھے ابن زیاد سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا وہ آزاد کرنے پر تیار نہ تھا مگر پرزور مطالبہ پر

اس کے خارجی بننے کا سبب یہ تھا کہ اس نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر لی اسے پتا چلا وہ خارجیانہ عقیدہ رکھتی ہے عمران نے اسے خارجیت سے بدلنا چاہا مگر اس کے برعکس خارجیہ بیوی نے اسے بھی خارجی بنالیا۔

(الاصابہ ج ۲ ص ۱۵۵۰)

یہ ضمنی بات درمیان میں چل نکلی ہمارے سامنے کی بات ہے کہ اہل سنت کے ایک ثقہ عالم کی بیوی خارجیہ تھی۔ اس عالم نے بڑی کوشش کی کہ وہ حق کی طرف لوٹ آئے مگر وہاں تو **ختم اللہ علی قلوبھم** کا نقشہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس عالم کی اولاد خارجی بن گئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خارجی

ایک مرتبہ جراح بن سنان خارجی مظلم ساباط کی طرف جا کر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں بیٹھ گیا جب آپ وہاں سے گزرے تو اس نے قریب ہو کر آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی مغول نکال کر آپ کی ران پر مارتے ہوئے کہنے لگا

اشرکت یا حسن کما اشرك ابوك من قبل اے حسن (فداہ روحی و جسدی) تو مشرک ہو گیا جیسا کہ تیرا باپ اس سے قبل ارتکاب شرک کر چکا ہے۔

(انساب الاشراف ج ۲ ص ۲۸۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے خلافت عباسیہ کے بانی ابو العباس کے والد محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے قیام کے لیے کوئی مناسب مقام منتخب کرنا تھا۔

تو آپ نے فرمایا میں جس علاقے کی طرف خیال کرتا ہوں تو وہاں کے باشندوں کو کسی اور کی طرف راغب پاتا ہوں اہل کوفہ کا میلان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف ہے، اہل بصرہ عثمانی ہیں، اہل شام سفیانی اور مروانی ہیں

واما اهل الجزيرة فخوارج کہ جزیرہ کے رہنے والے خارجی ہیں
جبکہ اہل مدینہ پر حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت غالب آچکی ہے اور کچھ طالبیین ہیں لیکن اہل خراسان میں کثرت وقوت، ہمت وجرأت کے ساتھ ساتھ ان کے دل خواہشات سے فارغ ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ۴۱ھ ربیع الاول شریف میں فروہ بن نوفل اشجعی خارجی نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے مقابلے میں ایک جماعت بھیجی جو شکست خوردہ ہو کر واپس چلی گئی بعد میں دوسرے لوگوں کو بھیجا جو فروہ کو قید کرنے میں کامیاب ہو گئے تو خارجیوں نے عبداللہ بن ابوالحوساء کی زیر کمان خروج کیا تو ان میں سے اکثریت تہہ تیغ ہو گئی ابن ابوالحوساء کے فی النار ہونے کے بعد ایک اور خارجی حوثرہ بن وداع بغاۃ کی ایک ٹولی لے کر برسر پیکار ہو گیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حوثرہ کے والد کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنے بیٹے کو خروج سے روکیں۔ حوثرہ خارجی کے والد نے اپنے بیٹے سے گفتگو کی دوران گفتگو کہا میں تجھے تیرا بیٹا نہ ملادوں ممکن ہے کہ تو بیٹے کی محبت میں چلہ کشی سے باز آجائے۔ تو خارجی بیٹا کہنے لگا!

انا الى طعنةمن يد كافر برمح اتقلب فيه ساعةاشوق منى الى ابنى ۔

مجھے میرے بیٹے کی بجائے کافر کے ہاتھوں نیزے کا زخم کھا کر کچھ دیر لوٹ پوٹ ہونے کا شوق زیادہ ہے۔

بالآخر ابن احمر کے ہاتھوں حوثرہ اور اس کے ساتھی فی النار ہو گئے جب ابن احمر نے حوثرہ کے چہرے پر کثرت سجود کے آثار دیکھے کہ یہ بڑا نمازی اور عبادت گزار تھا تو اس کے قتل پر ندامت وافسوس کرنے لگا۔ (انساب الاشراف ج ۳ ص ۳۶۸)

اس کے بعد فروہ بن نوفل نے خروج کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے حکم سے شَبَث بن ربعی نے اسے تہہ تیغ کردیا

شبیب بن بجرہ خارجی

ابن ملجم جب حضرت علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کرنے کی غرض سے آیا تو شبیب بن بجرہ خارجی نے پورا پورا تعاون کیا اور شریک کار بن گیا۔ اس کے طریقہ واردات کے متعلق علامہ بلاذری لکھتے ہیں

کان شبیب اذا جن علیه اللیل خرج فلم یلق صبیا ولا رجلا ولا امرأة الا قتله

کہ شبیب خارجی رات کے وقت باہر نکلتا تو اسے عورت، بچہ اور جوان جو بھی نظر آتا اسے قتل کردیتا۔

اسے بھی اس کے ساتھیوں سمیت جہنم رسید کردیا گیا۔

مَعین خارجی

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے تو معین محاربی خروج و بغاوت کی تیاری کررہا تھا تو گرفتار کرلیا گیا دوران گفتگو ایک قبیصہ نامی آدمی نے گورنر سے اسے قتل کرنے کی اجازت لے کر اسے فی النار کردیا ایک عرصہ بعد ایک خارجی کو پتہ چلا کہ قبیصہ نے مَعین کو قتل کیا تھا تو وہ قبیصہ کے دروازے پر انتظار میں بیٹھ گیا جب قبیصہ گھر سے نکلا تو خارجی اسے قتل کرکے فرار ہوگیا بعد میں جب شبیب خارجی نے بغاوت کی تو وہ قاتل کہنے لگا

یا اعداء اللہ انا قاتل قبیصة کہ اے اللہ کے دشمنو! میں قبیصہ کا قاتل ہوں

خودکش خارجیہ عورتیں

ایک موقع پر ابو مریم خارجی نے قطام اور کحیلہ نامی دو عورتوں کے ساتھ خروج کیا یہ پہلا موقع تھا کہ خارجی چلہ کشوں کی خارجیات بھی چلہ کش بن کر میدان بغاوت میں نکل

آئیں اس ابومریم اوراس کے ساتھیوں کوقتل کرنے کی سعادت جابر بَجَلی کے حصہ میں آئی۔

۴۲ھ میں ابویعلی خارجی جامع مسجد کوفہ میں آیا یہ سیاہ رنگ کا طویل القامت آدمی تھا مسجد میں اشراف قوم موجود تھے اس نے مسجد کے دروازے کی دونوں چوگاٹھوں کو پکڑ کر بلند آواز بدمعاشانہ صدا دی لاحکم الا اللہ مسجد والے سن کر خاموش رہے۔ موالی میں سے تیس سوار اس کے ساتھ ہولیے۔ انہیں بھی کوفہ کے صحرا میں قتل کر دیا گیا۔

علامہ بلاذری لکھتے ہیں:

فحکم فی عدة فقتلهم الشرط و کان قد دبر امرا فلم یتم له

کہ کافی سارے لوگوں کے ساتھ مل کر ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگایا خروج کیا تو سپاہیوں نے اسے قتل کر دیا اور اس نے جو سوچا تھا وہ کر نہ سکا۔

حیان بن ظبیان کا خروج جنگ نہروان میں چار سو گرفتار شدہ زخمی خارجیوں کو سیدنا علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاف فرما دیا تھا ان میں حَیان بن ظبیان خارجی بھی تھا ایک ماہ بعد یہ اپنے خارجی ساتھیوں کے ساتھ ''رے'' چلا گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر سنی تو کوفہ کے خارجیوں کے پاس چلا آیا خارجی حیان کے گھر آتے جاتے تھے۔ کوفہ کے گورنر نے ان سے پوچھا کہ ادھر کیا لینے آتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان سے پڑھنے آتے ہیں اسی طرح مستورد بن علفہ نے دیگر خوارج کے ساتھ مل کر بغاوت کی تو معقل بن قیس کے لشکر نے ان کا کام تمام کر دیا۔

معاذ بن جوین کا خروج معاذ بن جوین نے جب خروج کا پروگرام بنایا حیان بن ظبیان نے اسے تلقین کی کہ تم کہو دنیا میں ظلم ہو رہا ہے۔ ہم ظلم کے خلاف لڑیں گے یہ خارجی تین سو تھے جبکہ اہل اسلام تیرہ سو کی جماعت تھی جب معاذ خارجی گھیرے میں آ گیا تو اس نے کہا ہم تعداد میں کم ہیں پھر بھی دشمن سے لڑیں گے۔ جس قدر ہو سکا ان کو قتل کرتے کرتے شہید ہو جائیں گے۔ (انساب الاشراف ج۳ ص۳۷۳)

سهم بن غالب اور دیگر خارجی   سہم بن غالب نے ۴۴ھ میں ستر آدمیوں کے ساتھ مل کر خروج کیا یہ سب سے پہلا خارجی ہے جو اہل قبلہ کو کافر کہتا تھا پہلے خارجی اہل قبلہ پر قطعی طور پر کفر یا ایمان کا حکم نہیں لگاتے تھے۔ یہ لوگ بصرہ کے دو پلوں کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے صبح کے بعد وہاں سے حضرت عبادہ بن قرص لیثی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی اذان سن کر نماز کے لیے اپنے بیٹے اور بھانجے کے ساتھ مسجد کو جا رہے تھے خارجیوں نے ان سے پوچھا

من انتم؟ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا قوم مسلمون ہم مسلمان ہیں۔

خارجی بولے کذبتم تم جھوٹ کہتے ہو۔

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

اقبلوا ما قبل النبی صلی اللہ علیه وسلم منی جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قبول فرمائی تھی تم بھی قبول کرلو۔

خارجی نے پوچھا کیا قبول کیا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کذبته وقاتلته ثم اتیته فقلت اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقبل ذلك

پہلے میں نے آپ کو نہ مانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتا رہا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے میری گواہی قبول فرمالی۔

قالوا انت کافر وقتلوه وقتلوا ابنه وابن اخته خارجی بولے تو تو ہے ہی کافر۔ یہ کہہ کر آپ کو آپ کے بیٹے اور بھانجے تینوں کو شہید کر دیا۔

(الاصابہ ج۲ ص ۹۹۸ انساب الاشراف ج۳ ص ۳۷۳)

اس پر گورنر بصرہ ابن عامر نے ان کی سرکوبی کی۔ اکثر کو قتل کر دیا سہم بن غالب

وغیرہ کوامان مل گئی۔ پھر اس نے زیاد بن ابیہ کے دور میں بغاوت وخروج کا ارتکاب کیا تو زیاد نے اسے گرفتار کر کے سولی پر لٹکا دیا دوسرے خارجی خطیم کو بحرین کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ بعد میں بصرہ آنے کی اجازت ملی تو زیاد سے کہنے لگا قریب ہو کر سرگوشی میں میری بات سنو۔ زیاد نے کہا مسلم بن عمرو کو سرگوشی میں کہہ دے جو کہنا ہے۔ خطیم کہنے لگا اگر تو میرے قریب ہوتا تو میں تیری ناک چبا جاتا۔ زیاد نے اسے قتل کرادیا اس کے ساتھ دو عورتوں نے بھی خروج کا پروگرام بنا رکھا تھا زیاد نے انہیں بھی فی النار کر دیا۔

شیبان بن عبداللہ کے بیٹے کو خارجیوں نے اس کے گھر کے باہر قتل کر دیا جس پر بشر بن عتبہ نے پولیس کی مدد سے خوارج کا صفایا کر دیا۔ زیاد بن ابیہ جب کسی خارجی کو پکڑتا تو حکم دیتا کہ اسے تکیہ لگا کر قتل کرنا جیسا کہ شیبان تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے قتل کیا گیا تھا۔

خوارج کے فرقہ قعدیہ (اس دور کے رائیونڈ طرز کے خارجی) کے لوگوں کو زیاد کپڑے اور نقدی بھیجتا رہتا تھا (تا کہ یہ بھی کہیں بھوکے مرتے خروج شروع نہ کر دیں)

حارثہ بن صخر خارجی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارثہ بن صخر کو کسی کام کے لیے مصر بھیجا تو اس کی خوارج سے ملاقات ہوگئی ان کی شیریں لسانی سے یہ بھی خارجی ہو گیا۔ عراق پہنچ کر خروج کی تیاری کرنے لگا زیاد کو پتہ چلا تو اس کی گرفتاری کے آرڈر جاری کر دیے۔ وہاں سے بھاگ نکلا۔ بعد میں جب یزید کی طرف سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ شریف پر حملہ کیا تو حارثہ خارجی بھی اس کے ساتھ شریکِ جنگ تھا اور یوم حرّہ کو قتل کیا گیا۔

قُریب بن مرہ ودیگر خوارج

ایک موقع پر قریب بن مرہ وغیرہ ساٹھ یا ستر آدمیوں نے خروج کا پروگرام بنایا جب زیاد کو ان کا پتہ چلا تو پولیس کو ان کے فتنہ کی سرکوبی کا حکم دیا ابھی خوارج کا کسی امیر پر

اتفاق نہیں ہوا تھا تو خارجی کہنے لگا آج ہم اسی طرح لڑائی کرتے ہیں اگر بچ گئے تو قریب یا زَحّاف کو امیر بنالیں گے دوسرے خارجی کہنے لگے **لاقتال الا مع امام** کہ امام کے بغیر قتال نہیں ہوتا۔ توانہوں نے قُرَیب کو اپنا امام بنالیا۔

(اللہ اکبر خارجیوں کے اس طرز **لاقتال الامع امام** کی آڑ لے کر مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کو حرام قرار دیا تھا۔ **العجب یا للعجب سبحان اللہ وبحمدہ** مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی رنگین خیالی دیکھو نہ مانیں تو جہاد کشمیر کو نہ مانیں ماننے پہ آئیں تو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے چالیس ہزار باشندوں اور دس ہزار افواج پاکستان کے قاتلین کو مان لیں)

ان خارجیوں کا طریقہ واردات یہ تھا کہ جو سامنے آتا اسے قتل کر دیتے انہوں نے رمضان المبارک کے مہینے میں یہ سعادت حاصل کی کہ بنوقطیعہ کی مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہوگئے لوگ جان بچانے کی غرض سے دیواریں پھلانگ گئے۔ ایک صاحب نے مینار پر چڑھ کر مسلمانوں کو مدد کے لیے پکارا تو خارجیوں نے اسے اتار کر شہید کر دیا۔

یہ لڑائی کا سلسلہ جاری تھا ماہ رمضان کی سحری وافطاری خارجیوں کی نذر ہوگئی۔ آخر کار ان خوارج کو پکڑ کر سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اس دوران خارجیوں کی ایک لڑکی آکر کہنے لگی

سلام اللہ ورحمتہ علیکم طبتم فادخلوھا خالدین ۔ اللہ کا سلام اور اس کی رحمت تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔

زیاد نے حکم دیا اس کو بھی سولی پر چڑھا دیا جائے۔

خارجیوں کی عورتوں نے بھی خروج شروع کر دیا تو زیاد کے پاس ایک خارجیہ لائی گئی زیاد نے حکم دیا کہ اسے ننگی کر کے سولی پر لٹکا دو اور اعلان کر دیا کہ آئندہ جو عورت خروج کرے گی اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا توانہوں نے ننگے ہونے کے ڈر سے خروج چھوڑ دیا۔

زیاد بن خراش خارجی

۵۲ھ میں زیاد بن خراش خارجی نے تین صد خارجیوں کے ساتھ بغاوت کی تو زیاد کے حکم سے سعد بن حذیفہ نے اکثر کو قتل کر دیا کچھ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔اس سال معاذ طائی تیس آدمیوں کے ساتھ نکل کھڑا ہوا تو زیاد کے حکم سے انہیں بھی خروج کی سزا دیتے ہوئے فی النار کر دیا گیا۔

ابو بلال مرداس بن ادیہ تمیمی خارجی

ابو بلال مرداس تمیمی خوارج میں بلند مرتبت اور عظیم القدر تھا بڑا عبادت گزار اور مشقت کا خوگر تھا جنگ صفین میں حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھی تھا۔تحکیم کا منکر ہو کر نہروان میں خوارج سے جاملا ذوالخویصرہ تمیمی کے خاندان بنو تمیم کا فرد تھا سارے خارجی اس سے محبت کرتے تھے۔یہ دوسرے خارجیوں کی طرح راہ جاتے قتل نہیں کرتا تھا۔اور نہ ہی عورتوں کے خروج کو جائز سمجھتا تھا۔حرام بن یربوع تمیمی کی بیٹی شجاء تمیمیہ ابن زیاد کے خلاف لوگوں کو خروج پر بڑھکاتی تھی۔

کانت من مخابیث الخوارج یہ خبیث خارجیوں سے تھی

ابن زیاد کو اس عورت کا پتہ چلا تو ابو بلال مرداس نے اسے سمجھایا

ان الله جعل لاهل الاسلام سعة فی التقیة فتغیبی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام (یعنی خوارج فقط) کے لیے تقیہ کی گنجائش رکھی ہے تو تو روپوش ہو جا۔

تمیمیہ خارجیہ کہنے لگی اگر اس نے مجھے طلب کیا اور میں نہ ملی تو وہ میری بجائے کسی اور کو پکڑ لے گا جو مجھے پسند نہیں ہے۔

ابن زیاد نے اسے پکڑ کر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے ابو بلال تمیمی خارجی وہاں سے گزرا اس نے اپنی داڑھی کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے خود کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا

هذه اطیب نفسا بالموت منك یامرداس اے مرداس تیری نسبت اس عورت کی موت زیادہ مبارک ہے۔

فاخرجهم فافسدوا الناس حتی نکثوا بیعته ۔
اس نے رہا کر دیا تو انہوں نے لوگوں میں فتنہ وفساد شروع کر دیا
قتل وغارت کرتے کرتے اھواز چلے گئے اسے دارالخروج قرار دے کر اپنی کاروائیاں شروع کر دیں

ایک خارجی نے کہا:

ان الاستعراض وقتل الاطفال لنا حلال ۔ کہ راہ چلتے لوگوں کے درپے ہونا یعنی ڈاکہ زنی اور بچوں کا قتل ہمارے لیے حلال ہے

ان کے امیر نافع بن ازرق نے اس بات کو پسند کیا اور آیہء کریمہ
فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۔ تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ۔ (التوبہ ۵)

پڑھ کر کہنے لگا کہ بچوں کو قتل کرنا درست ہے استعراض (دہشت گردی) کی دلیل درج ذیل آیہء کریمہ بنائی:

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۔
اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ (نوح ۲۷)

نیز دیگر آیات کریمہ کے علاوہ آیہء کریمہ
وَجَاءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا تھا۔ (التوبہ ۹۰)

کی تاویل کرتے ہوئے مسلمانوں کا قتل جائز قرار دیا

وامتحن المهاجر اپنے پاس آنے والے کو خوب جانچتا تھا

نیز یہ بھی کہتا تھا

لایحل لنا مناکحة قومنا ولا موارثتهم ولا اکل ذبائحهم والدار دار کفر۔

کہ ہماری قوم سے نہ نکاح جائز ہے نہ ہی باہم ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا ذبیحہ جائز ہے اور یہ علاقہ دار الکفر ہے۔

(انساب الاشراف ج۴ ص۴۴۶)

جب کہ نجدہ خارجی نے نافع خارجی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا

باقی معاملات میں گنجائش ہے اور دار الکفر میں قیام حلال ہے

ولیس لنا ان نمتحن من جاء مقرا بالایمان

ہمارے پاس جو شخص ایمان کا اقرار کرتے ہوئے آجائے ہمارے لیے اس کا امتحان لینا جائز نہیں۔

لوگوں نے نجدہ کی بیعت کرلی

فصار نجدة الی الیمامة نجدہ خارجی حروری مرکز الخوارج نجد کے علاقہ یمامہ میں چلا آیا

نجدہ اور اس کے ساتھیوں نے نافع کی بیعت ترک کردی اور یمامہ کی ایک بستی ''اباض'' میں چلا آیا جب کہ یمامہ ہی کی دوسری بستی میں ابو طالوت سالم بن مطر خارجی نے بغاوت کر رکھی تھی اس کے ساتھیوں نے اس کی بیعت ترک کر کے نجدہ کی بیعت کر لی۔

نافع خارجی نے بصرہ کے حروریوں خارجیوں کو خط لکھ کر دعوت جہاد دی اور اس کی ترغیب دی دنیا اور دنیا کے غرور سے ڈرایا اور گھر بیٹھے رہنے سے منع کیا اس خط پر عمل کرتے ہوئے ابو بیہس خارجی نے یہ نظریہ قائم کرلیا کہ

ان الدار دار کفر والاستعراض مباح وان اصیب الاطفال

فلاحرج علی من اصابھم
کہ یہ سرزمین بصرہ دارالکفر ہے یہاں دہشت گردی اور قتل وغارت مباح وجائز ہے اور (کلمہ گو امت محمدیہ) کے بچے بھی مارے جائیں تو قتل کرنے والے پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا
عبداللہ بن اباض خارجی کہنے لگا
القوم کفار بالنعم ولیسوا بمشرکین کہ یہ کلمہ گو امت محمدیہ نعمتوں کے منکر ہیں مشرک نہیں ہیں
اس کے جواب میں ابو بیہس خارجی نے کہا کہ نافع نے دین میں غلو سے کام لیا ہے وہ غلو کی وجہ سے کافر ہو گیا ہے اور ابن اباض دین میں تقصیر و کوتاہی کی وجہ سے کافر ہو گیا ہے۔
ان آخر ھذا الامر کاولہ وعدونا کعدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اس معاملہ کی اخیر ابتدا کی مانند ہے اور ہمارے دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی طرح ہی ہیں
نیز دیگر خرافات بکتا تھا
نافع اھواز میں بغاوت کا جھنڈا بلند کیے ہوئے تھا اور نجدہ خارجی نجد کے علاقہ یمامہ میں۔

ابن اباض اور نجدہ خارجی نے نافع خارجی کو خط لکھا کہ جہاد ترک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا نہ ہی محاربہ سے پہلے مال لوٹنا اور بچوں کو قتل کرنا حلال ہے
نافع بن ازرق خارجی نے جب اھواز میں خروج کیا تو عثمان بن عبداللہ سات ہزار کا لشکر لے کر مقابلہ کے لیے نکلا تو نافع خارجی نے اپنی قلیل جماعت کے ساتھ عثمان کو قتل کر دیا اور اس کے بھاری لشکر کو شکست دے دی۔

اس کے بعد بصرہ پر دس ہزار کا لشکر دوبارہ صف آراء ہوا جب کہ مقابلہ میں نافع صرف چھ سو آدمی لے کر نکلا آخر کار کافی دنوں کی لڑائی کے بعد نافع مارا گیا مگر قتل و غارت کا بازار اسی طرح گرم رہا

علامہ بلاذری لکھتے ہیں:

کان نافع یبقر النساء ویقتل الصبیان کہ نافع خارجی عورتوں کے پیٹ چاک کرتا اور بچوں کو قتل کرتا تھا۔ (انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۵۲)

ابوعمران جونی کہتے ہیں کہ نافع خارجی خروج سے قبل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میں خروج کا ارادہ رکھتا ہوں میں نے اسے کہا کہ ایسا نہ کرنا نافع کہنے لگا

قد طال مقامنابین هؤلاء الذین اماتو ا السنة و احیو ا البدعة

ہمیں ان لوگوں میں رہتے بڑی مدت ہوگئی ہے جنہوں نے سنت مٹادی ہے اور بدعت کو زندہ کر رکھا۔

میں نے اسے کہا اگر تو نے خروج ہی کرنا ہے تو یہ روایت سن لے

اِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِلْحَرُوْرِيَّةِ کہ جہنم کے سات دروازے ہیں اور ایک دروازہ حروریہ کے لیے ہے

اب تیری مرضی ہے چاہے خروج کر یا چھوڑ دے یہ سن کر نافع ''اھواز'' کی طرف نکل گیا۔ (انساب ج ۴ ص ۴۵۳)

مات الازرق ابو نافع و کان رجلا سنیا صالحافقد م نافع من سفر له وقد مات ابوه فلم یصل علیه وقال دونکم صاحبکم .

کہ نافع کا باپ ازرق اہلسنّت اور صالح آدمی تھا وہ فوت ہو گیا نافع سفر سے واپس آیا تو باپ کو فوت شدہ پا کر اہلسنّت کو کہنے لگا کہ تم اپنے سنی ساتھی کو سنبھال لو (نماز جنازہ پڑھو کفن دو) اور اپنے والد کی نماز جنازہ میں شامل نہ ہوا۔

سلامہ باہلی کہتے ہیں کہ میں نے نافع کو قتل کیا تھا اور ہم عبید اللہ بن ماحوز خارجی سے لڑ رہے تھے

فطالبتنی بثارہ امرأۃ کانت تدعونی الی البراز ۔

کہ ایک خارجن عورت اس کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے میدان میں کود پڑی اور مجھے مقابلے کے لیے بلانے لگی۔ (واہ خارجنے)

نافع کے قتل کے بعد عبید اللہ بن شبیر خارجی نے خروج کیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حکم سے عثمان بن عبید اللہ بن معمر نے ان کے خلاف جہاد کیا کافی خونریزی کے بعد خارجی دارالخروج اھواز میں اور مسلمان بصرہ میں چلے گئے۔

بصرہ کے بے مثل سردار احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے گورنر بصرہ قباع نے مھلب کو خوارج کی سرکوبی کے لیے منتخب کیا جس نے بڑی حکمت عملی سے خوارج کے فتنہ کو فرو کیا۔ (اللہ تعالیٰ مھلب کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا سے نوازے اور اس کی اور اس کے ساتھیوں کی قبور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ جلالی)

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۵۸)

عبید اللہ بن شبیر خارجی کے جہنم رسید ہونے پر خارجی بہت زیادہ غم زدہ تھے ان کے نئے امیر زبیر بن علی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا وہ تو جنت میں پہنچ چکا ہے اس پر پریشان رہنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے غلبے کے دنوں کو یاد کرو تم بھی ابن عبیس، ربیع اجزم و دیگر حضرات کو قتل کر چکے ہو

والعاقبة للمتقين آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ (الاعراف ۱۲۸)

خارجی اپنے امیر زبیر بن علی کے ساتھ مل کر خروج و بغاوت کرتے رہے حضرت قاتل الخوارج مھلب اور ان کے صاحبزادے مغیرہ بن مھلب رحمۃ اللہ علیہما ان کی سرکوبی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ خوارج کے ہاتھوں شہادت کے مرتبہ علیا پر فائز ہو گئے اس دوران امیر المؤمنین حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف

ان کے بھائی حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بصرہ کے گورنر بن کر تشریف لائے تو خوارج کے قلع قمع میں مصروف ہو گئے اس دوران

بسط الخوارج فی القتل فقتلوا النساء والصبیان والاطفال وقتلوا ام ولد ربیعة بن ناجذ الازدی وغیرهما وقالت لهم ام ولد ربیعة اتقتلون (اومن ینشوء فی الحلیة وهو فی الخصام غیر مبین ۔ (الزخرف ۱۸)

اس دوران خارجیوں نے وسیع پیمانہ پر قتل وغارت شروع کر دی عورتوں، نونہالوں اور شیر خوار بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ربیعہ بن ناجذ کی ام ولد کو قتل کرنے لگے تو اس نے کہا کیا تم قتل کرو گے اس کو اور یہ آیہء کریمہ پڑھی (اور کیا جو گہنے (زیور) میں پروان چڑھے اور بحث میں صاف بات نہ کرے)

اس پر ایک خارجی نے کہا یہ عورت ہے کچھ تو اس کا حیا کرو دوسرے خارجی بولے تجھے یہ پسند آ گئی ہے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہو کر اس کو قتل نہ کرنے کا مشورہ دے رہا ہے اس پر وہ خارجی خاموش ہو گیا (اور وہ عورت خارجیوں کے تقویٰ کی بھینٹ چڑھ گئی)

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۶۱)

خوارج کی فتنہ گری جاری تھی حضرت سیدنا علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر یزید بن حارث شیبانی کو ان کی عیادت کرتے وقت فرمایا تھا کہ میں تمہیں ایک خادمہ لونڈی بھیجتا ہوں جو کہ بڑی لطیفة الخدمة (خوشخو، نرم مزاج، سلیقہ شعار، خدمت گزار) ہے

جس سے اس کا نام لطیفہ پڑ گیا ایک موقع پر خوارج کے ثقیل المزاج اور کرخت اطوار درندوں نے اس لطیفہ کو بھی شہادت کے درجے پر پہنچا دیا۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۶۲)

الغرض حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور گورنری میں خوارج کا فتنہ بڑی شدت سے جاری رہا

نجدہ بن عامر حروری خارجی کا فتنہ

خارجی فتنوں میں طویل ترین اور سخت ترین فتنہ نجدہ بن عامر کا فتنہ تھا دیگر وجوہ کے علاوہ ایک اہم وجہ یہ تھی کہ اس کے اس کے خروج کا مرکز خطہء نجد تھا جس کے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْثِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْھَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ ۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں از ہر بن سعد نے حدیث بیان کی وہ ابن عون سے اور ابن عون نافع سے اور نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذکر کیا تو فرمایا:

اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کی اور ہمارے نجد میں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر یہ دُعا کی۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے

ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ تیسرے موقع پر آپ نے اِرشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

(اِمام محمد بن اِسماعیل بخاری۔ بخاری شریف جلد۲ص ۱۰۵۰-۱۰۵۱، بخاری شریف جلد ۱ص ۱۴۱)

نجدہ نافع بن ازرق کے ساتھ تھا کئی مسائل میں اختلاف کی بنا پر اس سے جدا ہو کر مطلع قرن الشیطان نجد کے علاقہ یمامہ چلا آیا وہاں ایک علاقہ خضارم پر قابض ہو گیا اس خضارم کی دیکھ بھال غلاموں کے ذمہ تھی جو بمعہ اہل وعیال چار ہزار (۴۰۰۰) افراد پر مشتمل تھے سب کو اپنا غلام بنا کر خارجیوں میں بطور مالِ غنیمت تقسیم کر دیا۔ یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے

۷۰ھ میں نجدہ بن عامر ۲۶۰۰ خارجی لے کر حج کے لیے گیا وہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حکومت تھی یہ وہاں اپنی الگ نمازیں پڑھتا رہا اور مسلمانوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ارکان حج ادا کیے

نجدہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا تو اہل مدینہ اس کے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہتھیار زیب تن فرما کر خوارج کے مقابلے کے لیے صف آراء ہو گئے جب نجدہ خارجی کو اس بات کا پتہ چلا تو مدینہ شریف کا خیال چھوڑ کر طائف کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس دوران ابن مخدج خارجی نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی بیٹی یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی کو ان کی دایہ سے چھین کر اپنے پاس رکھ لیا۔

خارجیوں نے اپنے تقویٰ سے مجبور ہو کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ نجدہ اس لڑکی سے رغبت رکھتا ہے اس سے اس بارہ میں جانچنا چاہیے ہمیں چاہیے کہ اس کو فروخت کرنے کا سوال کریں۔

نجدہ نے کہا:

قد اعتقت نصيبى منهافهى حرة:قال فزوجنى اياها:قال هى بالغ وهى املك بنفسهافانا استامرها،فقام من مجلسه،ثم قال قد استاذنتها فكرهت الزوج .

کہ میں مالِ غنیمت (یعنی مسلمانوں کے بچوں کو پکڑ کر ہم نے جو مالِ غنیمت جمع کیا ہے) سے اپنے حصہ سے اسے آزاد کرتا ہوں۔ دوسرا خارجی کہنے لگا میری اس سے شادی کر دے نجدہ نے کہا وہ آزاد ہے اپنے نفس کی خود مالک ہے میں اس سے مشورہ کرتا ہوں نجدہ اٹھ کر گیا واپس آ کر کہنے لگا میں نے اس سے اذن طلب کیا ہے وہ شادی کرنا پسند نہیں کرتی۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۷۰)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نجدہ کی اس حرکت کا پتہ چلا تو آپ نے اسے خط لکھا کہ اگر تو نے اس بچی کے بارے کوئی نازیبا حرکت کی تو یاد رکھنا میں تیرے علاقہ کا کوئی بچہ نہیں چھوڑوں گا۔

نجدہ خارجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سوال لکھ بھیجا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نیزہ اور جھنڈہ لے کر چلتے تھے؟ نیز آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں وطی کر لے تو کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبد الرحمٰن پر رحم فرمائے کہ وہ یوم حنین کو کہاں تھے؟ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی پر آپ کے آگے آگے پرچم لہراتا آ رہا تھا۔ لیکن حالت حیض میں وطی کرنے کی صورت میں ابتداء حیض ہو تو ایک دینار بعد میں نصف دینار صدقہ کرنا لازم ہے۔ نجدہ خارجی نے پھر پوچھ بھیجا کہ اگر دینار نہ ہوں تو پھر؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کے

برابر کھانے کی قیمت لگا کر ہر مد (مُدّ۔ایک مخصوص پیمانہ) کے بدلے ایک روزہ رکھے نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

قاتله الله يقتل المسلمين ويسئل عن المحقرات ۔ اللہ تعالیٰ اسے تباہ کرے جو مسلمانوں کو قتل کرتا ہے اور معمولی چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۴۷۰)

نجدہ خارجی مقام نخل سے واپس ہوتے ہوئے طائف کے قریب پہنچا تو عاصم بن عروہ بن مسعود نے اپنی قوم کی طرف سے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو نجدہ واپس چلا گیا جب حجاج حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خلاف لڑائی کی خاطر آیا تو عاصم سے کہنے لگا:

يا ذاالوجهين بايعت نجدة؟ اے دو مونہوں والے تو نے نجدہ سے بیعت کر لی تھی؟

انہوں نے جواب دیا کہ

اى والله وذوعشرة اوجه اعطيت نجدة الرضاودفعته عن قومى وبلدى ۔

اللہ کی قسم دس چہروں والا طرح سے میں نے نجدہ کو رضا دے کر اپنی قوم اور شہر سے دفع کر دیا ہے۔

نجدہ خارجی قتل وغارت کرتا اور شر وفساد پھیلاتا ہوا آخر کار مرکز زلازل وفتن نجد سے مشرق میں واقع بحرین پہنچ گیا۔

فقطع الميرة عن اهل الحرمين من اليمامة و البحرين ۔تو اس نے حرمین شریفین کے لیے یمامہ و بحرین سے آنے والا غلہ روک دیا۔

جس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے لکھا کہ

ان ثمامة بن اثال لمااسلم قطع الميرة عن اهل مكةوهم مشركون

حتی اکلوا العلهز،فکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل مکة اهل الله فلا تمنعهم المیرة فخلهم وایاها وانت قطعتها عنا ونحن مسلمون ۔

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے اہل مکہ کے پاس آنے والا غلہ روک دیا۔ جب کہ وہ مشرک تھے۔حتی کہ وہ علھز

کھانے پر مجبور ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اہل مکہ اہل اللہ (اللہ اکبر) ہیں انہیں غلہ جانے دیں (ارے خارجی) تو نے ہم سے غلہ روک دیا ہے جب کہ ہم تو مسلمان ہیں۔

اس پر نجدہ نے رکاوٹ ختم کردی

(ضروری نوٹ) گذشتہ صفحہ پر درج حدیثِ نجد میں مذکور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نجد کے متعلق دعا کی: بار بار درخواست کرنے کی وجہ یہی تھی کہ نجد سے حرمین شریفین کے لیے غلہ آتا تھا۔ جب کہ عراق سے نہ غلہ آتا تھا نہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اہل اعراق سے غرض حتی کہ بصرہ اور کوفہ نام کا کوئی شہر بھی ابھی معرض وجود میں نہ آیا تھا۔ (تفصیلِ مزید کے لیے ملاحظہ ہو شرح حدیثِ نجد)

نجد اور اس کے مضافات میں نجدہ کے عمال کی عملداری جاری تھی کہ خارجیوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب شروع کردیا۔

حازوق خارجی طائف کی ایک گھاٹی میں روپوش تھا کہ مسلمانوں نے دیکھ کر اس پر پتھراؤ شروع کردیا خارجی کی جرأت دیکھو کہ کہنے لگا

اتقتلونی قتلة الزنالیبارزنی منکم من شاء ۔ کہ تم مجھے زانیوں کی طرح سنگسار کر کے قتل کرنا چاہتے ہو جس کا جی چاہے میرے ساتھ مقابلہ کرے۔

(انساب الاشراف ج ۴ ص ۱۷۴)

نجدہ خارجی کے ساتھی منتشر ہوتے رہے اور مسلمانوں کے ہاتھوں جہنم رسید ہوتے

رہے نجدہ کو عبدالملک بن مروان نے اپنی اطاعت وبیعت کی دعوت دی کہ وہ ہماری اطاعت میں آجائے سابقہ ساری قتل وغارت معاف کردی جائے گی۔اور یمامہ کا گورنر بھی بنادیا جائے گا۔اس پیغام کے ملنے پر کئی خارجی نجدہ سے یہ کہہ کر برگشتہ ہوگئے کہ اس کے دل میں مداہنت پائی جاتی ہے اگر یہ ٹھوس خارجی ہوتا تو عبدالملک کبھی اسے خط نہیں لکھتا۔

کسی مسئلہ میں خارجیوں کے ایک گروہ نے نجدہ سے توبہ کروائی تھی وہ گروہ اس پر ندامت کا اظہار کرتا ہوا متفرق ہوگیا کہ ہم نے اس سے توبہ کیوں کروائی ہے۔

حتی کہ نجدہ سے ساری نجدی خارجی الگ ہوگئے۔وہ کہیں روپوش ہوگیا اور خوارج نے ابوفدیک کو امیر الخوارج مقرر کرلیا ابوفدیک نے نجدہ کے خلاف مہم بھیجی اور حکم دیا کہ اگر تمہیں کامیابی حاصل ہوگئی تو زندہ میرے پاس لے آنا۔خارجی ابوفدیک سے کہنے لگے کہ اگر تو نے نجدہ سابقہ امیر الخوارج نجدی کو قتل نہ کیا تو خارجی تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اس پر ابوفدیک نے بھرپور تلاش شروع کردی۔نجدہ نجدی خارجی تمیمی ''حجر''اور''جو'' کے درمیان ایک بستی میں کسی قوم کے پاس چھپا ہوا تھا ان لوگوں کی ایک لونڈی کے پاس کسی چرواہے کا آنا جانا تھا ایک رات نجدہ نے غسل کر کے خوشبو منگوائی تو اس لونڈی نے بھی خوشبو لگالی اسی رات وہ چرواہا بھی کہیں سے آدھمکا۔لونڈی سے خوشبو کے ہلے آرہے تھے کہنے لگا کہ یہ عمدہ خوشبو کہاں سے لی ہے؟ اس نے بتایا کہ نجدہ نجدی کی خوشبو سے لی ہے۔دوسرے دن اس چرواہے نے ابوفدیک کے ساتھیوں کو بتایا کہ نجدہ فلاں بستی میں چھپا ہوا ہے انہوں نے رات کو حملہ کردیا تو نجدہ وہاں سے بھاگ کر اپنے ننہال بنو تمیم میں جاکر روپوش ہوگیا۔نجدہ نے عبدالملک بن مروان کے پاس حاضر ہوکر بیعت کرنے کا پروگرام بنایا تو ابوفدیک خارجی کے ساتھی پہنچ گئے تو ایک خارجی دوسرے خارجی کے ہاتھوں جہنم رسید ہوگیا۔

خارجیوں کا کیا ہی عجیب طرز عمل ہے جس کی سربراہی میں قتل وغارت میں سرگرم

رہے اب اس کے خون کے پیاسے ہو گئے اور جب تک اسے قتل نہیں کیا تو سکون سے نہیں بیٹھے آج کے خوارج کی باہمی لڑائی کی بنیاد بھی یہی طرز عمل اور فکرِ کج ہے۔

نجدہ کے ماموں کہنے لگے کہ ہم تجھے زادراہ اور سواری دے سکتے ہیں تو ام مطرح سے مل لے۔ نجدہ ام مطرح کے پاس پہنچا تو انہوں نے ابوفدیک کے ساتھیوں کو مطلع کر دیا۔ تو خارجی ادھر دوڑے آئے بنوعقیل کا ایک آدمی جلد پہنچ گیا اس کے مقابلے کے لیے نجدہ تلوار سونت کر نکلا تو عقیلی کو اس پر رحم آ گیا اپنے گھوڑے سے اتر کر نجدہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے اس گھوڑے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا لوگ تیرے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو اب پہنچنے ہی والے ہیں تو نکل جا نجدہ کہنے لگا کہ شہادت کے کئی مواقع آئے ہیں یہ ان سے ادنی نہیں ہے لہذا مقابلہ کرنا ہی بہتر ہے اتنے میں اٹھارہ (۱۸) خارجی پہنچ گئے اور اپنے سابقہ امیر الخوارج کو فی النار کرتے ہوئے اپنے جگر ٹھنڈے کر کے شر الخلق والخلیقہ کے معیار پر پورے پورے صادق آ گئے۔

عبدالرحمٰن بن بحدج خارجی

عبدالرحمٰن بن بحدج خارجی بھی نجدہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا تھا۔ وہاں سے بھاگ کر فارس چلا آیا وہاں کے گورنر عمر بن عبیداللہ بن معمر نے ان کو ناکوں چنے چبوائے تو کچھ فی النار باقی فرار ہو گئے۔

نجد میں ہی ایک اور خارجی سوار بن عبید نے خروج کیا تو یزید بن ھبیرہ محاربی گورنر نجد نے مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ کر دیا۔

(انساب الاشراف ج۴ص ۴۷۵)

حجاج بن یوسف اور خوارج

حجاج بن یوسف جب عراق کا گورنر بن کر آیا تو اس نے لوگوں کو لڑائی کے لیے نکلنے کا حکم دیا عمیر بن ضابی تمیمی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میری جگہ میرے بیٹے بدیل کو شامل لشکر کر لو۔

حجاج نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ وہی بد بخت ہے جس نے امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے بطن پر قدم رکھا تھا۔ اس پر حجاج نے ذوالخویصرہ تمیمی کے تمیمی بھائی کو قتل کروادیا۔

قطری بن فجاءۃ خارجی

۷۱ھ میں خارجیوں نے قطری بن فجاءۃ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسے امیر الخوارج تسلیم کر لیا۔ پہلے یہ فارس گیا وہاں کے امیر عمر بن عبید اللہ بن معمر سے لڑائی کے بعد "رام ہرمز" چلا گیا۔

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب عبد الملک بن مروان کے مقابلے کے لیے جانے لگے تو خارجیوں کے ڈر سے کہ کہیں یہ بصرہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں اپنے نامور جرنیل حضرت مہلب کو بصرہ چھوڑ گئے حضرت مہلب تین (۳) ماہ سے زیادہ عرصہ خوارج کے خلاف برسر پیکار رہے حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد عبد الملک حکمران بن گیا اس نے خالد بن عبد اللہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کر دیا جو قطری اور اس کے ساتھی خوارج سے مسلسل لڑتا رہا ذلیل و رسوا بھی ہوتا رہا آخر کار بصرہ واپس چلا گیا اور خارجی مزید دلیر ہو گئے۔ ایک موقع پر خارجی خالد بن عبد اللہ کے خلاف لڑ رہے تھے ان کا طریقہ واردات یہ تھا

لایلقون احدا الاقاتلوہ ولادابۃ الا عقروھا ولا فسطاطا الا هتكوا والهبوا فيه النار ۔

جس آدمی سے بھی ملتے اس سے لڑتے جو جانور نظر آتا اس کی کونچیں کاٹ دیتے اور جو خیمہ نظر آتا اسے تباہ کر دیتے اور آگ لگا دیتے۔

(انساب الاشراف ج۵ ص۱۴۶)

قطری خارجی نے عبد العزیز کے لشکر کا گھیرا کر لیا اس کی بیوی ام حفص، سلیم بن مسلمہ اور دیگر مستورات کو گرفتار کر کے لے آئے۔ ایک عورت نے اپنے پکڑنے والے کو

کنگن مار کر زخمی کر دیا تو خارجی نے اس عورت کو شہید کر دیا۔ خارجیوں نے ام حفص کے نکاح کا اعلان کر دیا۔ لوگوں نے حق مہر کی بولی لگانا شروع کر دی پانچ پانچ سو کا اضافہ کرتے چلے گئے حتی کہ ستر ہزار درہم تک پہنچ گئے۔

جس سے قطری بن فجاءۃ کو غم لاحق ہو گیا اور کہنے لگا

مـا یـنبغی لرجل من المسلمین المهاجرین ان یکون له سبعون الف درهم و ان هذه لفتنة .

کہ مہاجر مسلمان کے پاس ستر ہزار درہم نہیں ہونا چاہیے یہ تو ایک فتنہ ہے۔

اس پر ابوالحدید عبدی خارجی نے محترمہ ام حفص کو شہید کر دیا رحمۃ اللہ علیہا رحمۃ واسعۃ

قطری نے کہا ابوالحدید تو نے ایسا کیوں کیا؟

وہ کہنے لگا یـا امیـر الـمـؤمـنیـن خشیـت الفتنةفی هذه المشر کة قال احسنت

اے امیر المؤمنین مجھے اس مشرکہ کے بارہ میں خارجیوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔

آل جارود خارجی کہنے لگا

ماندری انذم اباالحدیدام نشکره

ہم نہیں سمجھ پا رہے کہ شہیدہ بید الخارجی ام حفص کے قتل کرنے پر ہم ابوالحدید کی مذمت کریں یا شکریہ ادا کریں۔ (انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۴۷)

اس دور میں مہلب خوارج کے مقابلہ میں ایک نامور، قد آور، شیر دل، مدبر، مفکر اور مکائد خوارج سے مکمل آگاہ اور خبردار شخص تھا عبدالملک بن مروان سمیت تمام لوگ اس کی خوارج سے جنگی مہارت کے معترف تھے حتی کہ خارجی اس کی تدابیر حربیہ کو دیکھ کر حیرانی کے عالم میں اسے جادوگر کہتے تھے۔

مھلب نے خارجیوں کے مقابلہ کے لیے گھوڑوں کی رکابیں لوہے کی تیار کروائیں جب کہ پہلے لکڑی کی ہوتی تھیں حتی کہ جب کوئی سوار خارجی کو رکاب مارتا تو اس کا پاؤں اور رکاب توڑ ڈالتا۔ اسی دوران حجاج بن یوسف عراق کا گورنر بن کر مسلط ہو گیا اور مھلب اٹھارہ (۱۸) ماہ تک خوارج کو ناکوں چنے چباتا رہا۔

ایک موقع پر مھلب نے بشر بن مالک کو حجاج کے پاس پیغام رسانی کے لیے بھیجا اور اس کو جائزہ (انعام وزادراہ) دینے کا حکم دیا تو بشر نے کہا

ثواب استحقاق کے بعد ہوتا ہے جب حجاج کے پاس پہنچا تو حجاج نے بشر سے مھلب کے بارے سوال کیا تو بشر نے بتایا کہ اس نے اپنا مقصد پالیا ہے اور فتنے سے بے خوف ہو گیا ہے حجاج نے کہا کہ لشکر سے اس کا برتاؤ کیسا ہے؟ بشر نے بتایا: مہربان باپ کا سا۔

حجاج نے پوچھا کہ لشکر کا مھلب کے ساتھ معاملہ کیا ہے؟ بشر نے بتایا: فرمانبردار اولاد کا سا

حجاج کہنے لگا

هذه السياسة سیاست اس کا نام ہے۔ (انساب الاشراف ۵ ص ۱۵۶)

قطری خارجی کے پاس ابزی نامی ایک لوہار تھا جو زہر آلود نصال (بھالے) تیار کیا کرتا تھا حضرت مھلب نے اسے خط لکھا کہ ہمارے پاس تمہارے نصال پہنچے ہیں یہ ہزار روپیہ حاضر ہے مزید نصال بھیج دیں۔ یہ خط قطری کے لشکر میں پھینک دیا گیا۔ کسی نے یہ خط پکڑ کر قطری تک پہنچا دیا۔ قطری نے ابزی سے باز پرس کی ابزی نے لاعلمی کا اظہار کیا تو قطری نے اسے قتل کروا دیا۔ عبد ربہ خارجی کہنے لگا کہ تو نے بلاوجہ قتل کروا دیا ہے۔ قطری نے جواب دیا ممکن ہے یہ خط درست ہو یہ بھی ممکن ہے کہ باطل ہو

فرأيت فی قتله صلاح الدين امثل وللامام ان يحكم بمايری فی الصلاح وليس للرعية ان ترد عليه

کہ میں نے اس کے قتل میں دین کی اصلاح بہتر سمجھی ہے اور امام کو اصلاح کے پیش نظر فیصلہ کرنے کا حق ہے رعیت کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس پر عبدربہ خارجی ودیگر خوارج نے انکار تو کیا مگر جدا نہ ہوئے۔

ماہر حروب خوارج مہلب نے ایک نصرانی کو بھیجا کہ وہ قطری کے پاس جا کر سجدہ ریز ہو جائے اور اسے کہا کہ اگر قطری منع کرے تو اسے کہہ دینا کہ میں نے تجھے سجدہ کیا ہے۔حسب ہدایت نصرانی نے قطری کو سجدہ کر دیا قطری نے منع کیا تو نصرانی کہنے لگا **ماسجدت الالك** کہ میں نے تجھے سجدہ کیا ہے

ایک خارجی کہا:

قَدْ عَبَدَكَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَرَءَ اِنَّكُمْ وَمَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

کہ اس نے تجھ من دون اللہ کی عبادت کی ہے اور یہ آیہء کریمہ پڑھی (ترجمہ) بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم پوجتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں۔(الانبیاء ۹۸ ترجمہ مودودی)

فقال قطری قد عبد النصاری المسیح بن مریم وانما عنی به الاصنام

قطری نے کہا نصاری نے بھی حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کی پوجا کی ہے اس آیت میں من دون اللہ سے مراد بت ہیں۔

(انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۵۷)

اس دوران ایک خارجی نے نصرانی کو قتل کر دیا دوسرے خارجی بھڑک اٹھے تو نے ایک ذمی کو کیوں قتل کیا ہے جس سے انتشار وافتراق پیدا ہو گیا۔

ضروری وضاحت

فقیر غفر اللہ لہ القدیر انساب الاشراف کے حوالہ سے خوارج کا طرز عمل، انداز

فکر، طریقہ استدلال اور قتل وغارت میں بے باکیاں بیان کر رہا ہے تا کہ سید منور حسن اور دیگر ہمنوایان طالبان کی سوچ کا اندازہ ہو جائے کہ یہ کس قسم کے لوگوں کو شہید کہہ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں قتل ہونے والے دس ہزار افواج پاکستان کے عظیم سپوتوں اور چالیس ہزار پاکستانی باشندوں کو ہلاک قرار دے کر ملک وملت کی کیا خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

نیز یہ واقعات بلاتبصرہ نقل کیے جا رہے ہیں تا کہ قارئین خود ہی یہ فیصلہ کریں کہ ہمیں طالبان کے بارے کیا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ یہاں صرف اتنا تبصرہ ضروری ہے کہ خوارج من دون اللہ والی آیات سے مسلمانوں کو بلا دریغ مشرک کہہ رہے ہیں کتابوں پر کتابیں شائع کر رہے ہیں کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں پیدا ہونے والے حروریہ خارجیوں کا یہی طریقہ نہ تھا؟ جس کے پیشِ نظر

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِى الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان (خوارج) کو مخلوق خدا میں بد ترین مخلوق سمجھتے تھے کیونکہ انہوں نے یہ طریقہ بنا رکھا تھا کہ جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مومنوں پر چسپاں کر دیا۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۰۲۴)

اس عظیم الہدایت ارشاد کو امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ نے باب قتال الخوارج والملحدین ۔ کے تحت ذکر فرمایا ہے۔

نیز قطری خارجی کے سامنے جب من دون اللہ والی آیت پڑھی گئی تو کہنے لگا کہ من دون اللہ سے مراد بت ہیں۔ یہ ہے حق جو اس کی زبان سے مجبوری کے وقت نکلا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سچ ہے۔

الکذوب قد یصدق بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔

الحرب خدعة کی عملی تصویر حضرت مہلب نے ایک آدمی کو قطری کے لشکر میں بھیجا کہ ان سے جا کر سوال کرو کہ دو آدمی ہجرت کر کے آ رہے تھے ایک تمہارے پاس پہنچنے سے قبل ہی مر گیا اور دوسرا تمہارے پاس پہنچ گیا تم نے اس سے امتحان لیا جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا تمہارا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ کچھ خارجی کہنے لگے کہ جو مر گیا مومن ہے اور یہ کافر ہے جب تک کہ امتحان میں کامیاب نہ ہو۔ دوسرے کہنے لگے دونوں کافر ہیں اس طرح ان میں اختلافات پیدا ہو گئے اور قطری صفر ۷۷ھ میں اصطخر دفع ہو گیا۔

حضرت مہلب نے فرمایا ان سے لڑنے کی بجائے ان میں اختلافات زیادہ سخت ہیں ان سے ان کی ہلاکت زیادہ ہوگی۔ اس طرح مہلب نے تین (۳) ماہ تک لڑائی موقوف رکھی۔ خوارج اور قاتل الخوارج حضرت مہلب کے درمیان آنکھ مچولی جاری رہی اور حضرت مہلب ان کے باہمی اختلافات پر بڑے مطمئن تھے کہتے تھے الاختلاف خير لنا وشر لهم ان کا اختلاف ہمارے حق میں بہتر ہے اور ان کے حق میں برا ہے۔

اسی طرح قطری کو لوگوں نے بتایا کہ عبیدہ بن ھلال کو ایک آدمی قصار کی بیوی کے پاس جاتے ہوئے انہوں نے دیکھا ہے۔

قطری کہنے لگا: انه عبيدة وموضعه من الدين والعسكر ماعلمتم کہ وہ عبیدہ ہے تم دین اور لشکر میں اس کا مقام و مرتبہ جانتے ہو۔

خوارج نے جواب دیا لا نصالح على الفاحشة کہ ہم فاحشہ پر سمجھوتا نہیں کر سکتے۔

قطری نے عبیدہ کو کہا میں چاہتا ہوں کہ تمہیں جمع کروں مگر تو نے نہ تو ان سے یاوہ گوئی سے کام لینا ہوگا اور نہ ہی دھوکہ بازی و عجز و خضوع سے۔ یہ لوگ اکٹھے ہوئے تو عبیدہ نے یہ آیہ کریمہ پڑھی

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے وہ

تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں

النور ۱۱ ترجمہ مودودی صاحب

فبکوا وقاموا الیه فعانقوا وقالوا استغفر لنا

تو خارجیوں نے رونا شروع کر دیا اور کھڑے ہو کر عبیدہ کے گلے لگ گئے اور اس سے دعائے مغفرت کے طلبگار بن گئے۔

عبدربہ خارجی کہنے لگا اس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے تمہارا گمان بالکل درست ہے کہ یہ بدکار ہے۔ اس قطری کے آدھے لشکر نے عبدربہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی جس سے ان میں باہمی لڑائی شروع ہو گئی اور دونوں طرف کافی سارے خارجی جہنم رسید ہو گئے قطری نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ جانا وہاں سے مفرور ہو گیا۔ حضرت مھلب قطری خارجی سے برسرپیکار ہو گئے۔ عبدربہ خارجی نے لڑائی سے قبل خطبہ میں کہا

یامعشر المهاجرین ان قطریا وعبیدة هربا رجاء البقاء ولا سبیل الیه فالقوا عدوکم غدا فان غلبکم علی الحیاة فلا یغلبنکم علی الممات۔

کہ اے مہاجرین کی جماعت! قطری اور عبیدۃ تو زندگی کی امید پر بھاگ گئے ہیں جب کہ زندگی کا کوئی راستہ نہیں ہے لہذا کل دشمن سے نبرآزما ہو جاؤ اور وہ زندگی کے معاملہ میں تم پر غالب آجائیں تو مرنے کے معاملہ میں غالب نہیں ہونے چاہییں۔ (انساب الاشراف ج۵ ص۱۶۱)

دوسرے دن لڑائی میں عبدربہ فی النار ہو گیا کئی خارجی پناہ کے طلبگار ہوئے اور کچھ سجستان کی طرف بھاگ گئے قاتل الخوارج حضرت مھلب نے لشکر کا گھیراؤ کرلیا زخمی خارجیوں کو ان کی قوم کے حوالے کر دیا اور خود ''جیرفت'' لوٹ آئے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

اسی دوران حضرت مھلب نے غیر مانوس چہرے دیکھے تو اچانک اٹھ کھڑے ہوئے

ہتھیار زیب تن کرتے ہوئے ان کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اردنا غرتك لنقتلك فقتلهم ہم دھوکے سے تجھے قتل کرنا چاہتے تھے تو آپ نے انہیں قتل کروادیا۔

عبدربہ نام کے دو خارجی امیر تھے ایک عبدربہ صغیر اور دسرا عبدربہ کبیر موقع بموقع دونوں ہی حضرت مردحر مہلب کے ہاتھوں واصل جہنم ہو گئے۔

(انساب الاشراف ج۵ ص۱۶۱)

حضرت مہلب کی ضربات مومنہ کی تاب نہ لاتے ہوئے قطری دھکّے کھاتا ہوا طبرستان پہنچ گیا وہاں کے والی اصبہذ کو پتہ چلا تو اس نے قطری کو پیغام بھیجا کہ تمھارا کیا معاملہ ہے؟ قطری کہنے لگا: کہ ہم نے حکمرانوں کے ظلم کا انکار کیا ہے اور ان سے الگ ہو چکے ہیں۔

لانظلم احداو لانغصبه ولاننزل الابرضاه کہ ہم نہ کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں نہ کچھ چھینتے ہیں اور نہ کسی کی مرضی کے بغیر قیام کرتے ہیں۔

جب قطری کے پاؤں جم گئے تو اصبہذ کو پیغام دیا کہ یا تو خارجیانہ اسلام قبول کرلو یا پھر جزیہ دو۔

اصبہذ نے سفیروں سے کہا اسے کہو دھتکارا ہوا یہاں پہنچا تھا تو ہم نے تجھے پناہ دی اور حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اب ایسے پیغام بھیجتا ہے۔

قطری نے جوابا پیغام بھیجا انه لایسعنی فی دینی غیر هذا کہ میرے دین میں اس کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔

آخر کار اصبہذ سے لڑائی کر کے وہاں سے اسے نکال دیا اور طبرستان پر غلبہ پالیا اصبہذ نے رے کے والی عثمان بن ابرد سے معاہدہ کر کے قطری کا مقابلہ کیا تو اس کے بہت سارے ساتھی مارے گئے یہ اپنی بیوی کو لے کر خچر پر سوار ہو کر بھاگ نکلا۔ اس خارجی کے قاتل سورہ کہتے ہیں: مجھے معلوم نہ تھا یہ قطری ہے میں نے اس عورت پر حملہ

کیا تو وہ کہنے لگی یا امیر المؤمنین تو مجھے پتہ چلا یہ تو قطری ہے میرے ساتھ باذام بھی شامل ہو گیا پھر ہم نے رئیس الخوارج کو اس کے انجام تک پہنچا دیا۔

قطری کو قتل کرنے کے بعد سفیان بن ابرد خارجیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ''قومس'' تک پہنچ گیا وہاں عبیدہ بن ھلال خارجی تھا چار پانچ ماہ کے محاصرہ سے خارجی مفلوج ہو کر رہ گئے تو سفیان نے اعلان کر دیا اے ازارقہ (خوارج) جو آدمی اپنے ساتھی کا سر لے آئے گا اسے امان ہے

فکان الرجل منهم يخاف ابنه واخاه على قتله لماهم فيه من الجهد

خارجی اتنے خوفزدہ ہو گئے کہ آدمی اپنے بھائی اور بیٹے سے ڈرتا کہ کہیں یہ مجھے قتل نہ کر دے وہ اس قدر مصیبت میں مبتلا تھے۔

(انساب الاشراف ج۵ ص۱۶۵)

آخر کار عبیدہ خارجی لڑنے مرنے کے لیے میدان میں صف آراء ہو گیا اور خوارج سے کہنے لگا کہ

انماهی ساعة حتی تظفروا اوتستشهدوا

یہ ایک گھڑی کی بات ہے یا تو تم کامیاب ہو جاؤ گے یا شہادت پا لو گے

اور جب عبیدہ خارجی نے سمجھا کہ میں نے تو مارا ہی جانا ہے تو کہنے لگا

یا اخوتی روحوا الی الجنة کہ بھائیو جلدی جنت کی طرف چلو۔

اس معرکہ میں اکثر خارجی مارے گئے باقی پناہ کے طلبگار ہوئے جن میں حطان خارجی بھی تھا۔ قطری کی بیوی منبع الخوارج بنو تمیم قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی جس سے اس کی دو بیٹیاں پیدا ہوئیں ایک بیٹی فجاءۃ عباس بن ولید بن عبدالملک کے حصہ میں آ گئی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ نے ازارقہ (خوارج) کے قیدی واپس کر دیے اور عباس بن ولید کو فرمایا کہ اس کو یا تو چھوڑ دے یا پھر اس کی رضا

مندی سے اس سے نکاح کر لے عباس نے اس کو اپنے نکاح میں لے لیا جس سے حارث بن عباس اور مؤمل پیدا ہوئے ایک بار ایک آدمی حارث سے کہنے لگا یہ تو چار خلفاء کا فرزند ہے

اس نے کہا: ولید، عبد الملک اور مروان تین یہ چوتھا کون ہے؟ اس نے کہا چوتھا قطری۔ (لعنة الله علی شر الخوارج وتابعیهم)

(انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۶۶)

ابوفدیک عبداللہ بن ثور خارجی

سابقہ مذکورہ خارجی نجدہ کے اختلافات کے بعد خوارج نے ابوفدیک کو اپنا امیر مقرر کر لیا۔ بصرہ کے گورنر خالد بن عبداللہ بن خالد نے اپنے بھائی امیہ بن عبداللہ کو ابوفدیک کا مقابلہ کرنے کیلیے بحرین بھیجا تو امیہ خوارج کے ہاتھوں ہزیمت اٹھا کر بصرہ بھاگ آیا بعد میں عبدالملک بن مروان نے عمر بن عبید اللہ وغیرہ کو خوارج کی سرکوبی کیلیے روانہ کیا تو ابوفدیک ۱۲ ہزار خوارج کے ساتھ صف آراء ہوا آخر کار بصریوں اور شامیوں کے ہاتھوں جہنم رسید ہو گیا۔

ابوفدیک خارجی مرکز الخوارج، مطلع قرن الشیطان نجد کے مقام یمامہ میں بنوحنیفہ کے ہاں مقیم تھا خوارج کے مشورہ سے بحرین چلا گیا۔

عبدالملک بن مروان نے عمر بن عبید اللہ بن معمر سے کہا کہ ابوفدیک خارجی میری آنکھ میں کیل کی طرح ہے اس کا کام تمام کرنا تمہارے سپرد ہے۔ عمر بن عبید اللہ ایک لشکر جرار کے ساتھ بحرین کے شہر جواثی پہنچا خندق کھدوا کر اس میں محفوظ ہو گیا ابوفدیک کے ساتھ بہت سے خارجی بھی شامل ہو چکے تھے۔

جب مقابلہ کے لیے نکلا تو اعلان کر دیا کہ یہ قوم تم سے لڑنے آئی ہے

فمن احب لقاء الله فلیقم ومن اراد الدنیا فلیذهب حیث شاء فهو فی حل۔

کہ جوشخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے وہ ٹھہرا رہے اور جو دنیا کا طلبگار ہے جہاں چاہے جا سکتا ہے کھلی چھٹی ہے۔

اس اعلان کے بعد ابوفدیک کے ساتھ نو (۹) سو سے ایک ہزار (۱۰۰۰) تک خارجی رہ گئے۔ کئی دن ذوفنون محاربہ کے بعد عمر بن عبید اللہ کا لشکر ابوفدیک کو فی النار کرنے میں کامیاب ہوگیا جب خوارج نے یہ کہہ کر چلانا شروع کر دیا کہ امیر المؤمنین قتل ہوگیا تو مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوگئے

قاتل الخوارج امیر لشکر اہلسنّت حضرت عمر بن عبید اللہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ابوفدیک کے لاشے تک پہنچ گئے اور اس کے پاؤں کو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اور تلواروں سے بچتے بچاتے اپنے خیمے میں لے آئے اور اس کا سر کاٹ کر اسی وقت بصرہ روانہ کر دیا۔

ابوفدیک کے ساتھیوں میں سے ایک عبد اللہ بن صباح خارجی بھی تھا یہ قید ہوگیا اور قید کے بعد بھاگ کر بصرہ چلا آیا اور گورنر بصرہ خالد سے امان پالی۔ جب حجاج بن یوسف گورنر بن کر آیا یہ حاضر ہوا حجاج نے تفصیلی طور پر لقب پوچھا تو حجاج کہنے لگا تو لؤ لؤ ابوفدیک کا ساتھی ابن صباح ہے اب اگر تو غائب ہوا تو تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر دوں گا۔ یہ وہاں سے فرار ہو کر منبع الزلازل والفتن، مطلع قرن الشیطان نجد کے علاقہ یمامہ میں چلا آیا اور خوارج کی بدعقیدگی سے توبہ کا اعلان کر دیا

فرأی یومارؤوساتشیط فغشی علیه فعلم انه علی رأیهم

ایک دن اس نے دیکھا کہ خارجیوں کے سر آگ پر بھونے جا رہے ہیں اس پہ غشی طاری ہوگئی جس سے پتہ چل گیا یہ اندر سے خارجی ہی تھا

(انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۷۷)

اسی لیے امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لا یعودون آگے ہو گا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے

ثم لا یعودون کہ خارجی واپس نہیں لوٹیں گے

ابو فدیک کے قتل کے دن اپنے دور کی حسین و جمیل اور فہم وفراست والی عورت عمر بن عبید اللہ کی بیوی عائشہ بنت طلحہ نے کہا کہ وہ کون آدمی تھا جس کے نعرہ لگانے سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ زمین پھٹ جائے گی۔ عمر نے بتایا وہ عباد بن حصین تھے۔

امیر لشکر عمر بن عبید اللہ کی عاقلہ، فاضلہ زوجہ عائشہ بنت طلحہ عمر سے پوچھا کرتی تھی کہ ایک وہ دن تھا جس دن تو نے ابو فدیک کو قتل کیا اور ایک وہ دن تھا جس دن تو نے اپنی بیوی رملہ کو طلاق دی تھی

تو ان میں سے زیادہ سخت کون سا دن تھا؟ اس پر عمر مسکرا دیتا۔

ابو فدیک خارجی ۷۴ھ بحرین کے علاقہ مُشَقَّر میں جہنم رسید ہوا اور مسلمانوں کو ایک گونہ شر خوارج سے راحت نصیب ہوئی واضح ہو کہ خوارج کا مقابلہ کرنے والوں کو بالعموم اہل الحفاظ کہا جاتا تھا۔

عبادہ بن حصین کہتے ہیں کہ ابو فدیک کی لڑائی میں عارف مکائد خوارج، دافع شدائد حروریہ، حضرت مہلب کے بیٹے مغیرہ اور سنان بن سلمہ بن محبق کی طرح میں نے لڑتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

صالح بن مسرح خارجی تمیمی کا خروج انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۸۰ پر لکھا ہے کہ

صالح بن مسرح خارجی

کان من مخابیث الخوارج کہ وہ خبیث خوارج سے تھا

ایسا کیوں نہ ہوتا کہ وہ ذوالخویصرہ تمیمی کا نسبی بھائی تھا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان له اصحابا کہ اس کے اور ساتھی بھی ہیں نیز فرمایا تھا کہ

ان من ضئضئی هذا قوما کہ اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے نیز خوارج کا اصل الاصول تمیمی ہی تو ہیں بارہویں صدی میں ابن عبدالوہاب نجدی کا خروج بھی اس کی کڑی ہے کیونکہ وہ بھی تمیمی ہی تو تھا العیاذ باللہ تعالیٰ یہ بظاہر اتنا متقی اور پارسا تھا کہ خشوع کی وجہ سے سر اوپر نہ اٹھاتا تھا۔

اس نے خوارج کے شہسواروں کو لے کر ''جوخی'' پر خروج کیا

ثم اتی نھروان فصلی فی مصارع اصحابه پھر نہروان آیا ''جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی ہدایت پر خوارج کو فی النار کیا تھا'' وہاں خوارج کی قتل گاہ میں نماز پڑھی۔ یہ تقویۃ الایمان پر ایمان رکھنے والے اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہی بتا سکتے ہیں کہ اس خارجی نے خوارج کی قتل گاہ کا احترام بجالا کر وہاں سفر کر کے جا کر نماز پڑھ کر کس قدر توحید کا پرچم بلند کیا تھا؟

نیز نماز کے بعد دعا کی: اللهم الحقنابهم فانهم مضوا فی طاعتك کہ اے اللہ ہمیں بھی ان سے ملا دے کیونکہ یہ تیری اطاعت میں مارے گئے ہیں

(انساب ج ۵ ص ۱۸۰)

یہ بھی کتاب تقویۃ الایمان پر ایمان رکھنے والے ہی بتا سکتے ہیں کہ غار حرا شریف، غار ثور شریف اور جبل احد شریف و دیگر متبرک مقامات متبرکہ پر جا کر دعا کرنا شرک و بدعت کیوں ہے؟ اور خوارج کی قتل گاہ پر دعا کرنا عین توحید کیسے بن گیا؟

شبیب بن یزید شیبانی خارجی صالح بن مسرح سے ملاقات کے وقت کہنے لگا

یا ابامالك رحمك الله اخرج بنا فوالله ماتزداد سنة الادروسا ولایزداد المجرمون الاطغیانا واستخراجا۔

کہ اے ابو مالک (یہ صالح کی کنیت ہے) رحمک اللہ ہمارے ساتھ خروج کر کیونکہ خدا کی قسم سنت مٹتی چلی جا رہی ہے اور مجرم سرکشی اور دین سے دوری میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اس پر صالح نے اپنے کارندے خوارج کی طرف روانہ کیے کہ صفر ۷۶ھ بروز بدھ کو خروج کرنا ہے۔ سارے خارجی وعدے کے مطابق اکٹھے ہو گئے۔ شبیب بن یزید نے کہا: اری ان نستعرض الناس فانَ الکفر قد علاوان الظلم قد فشا ۔

میرا خیال ہے کہ ہم لوگوں کے درپے ہوں کیونکہ کفر غلبہ پا چکا ہے اور ظلم عام ہو چکا ہے۔

صالح نے کہا پہلے لوگوں کو دعوت دینی چاہیے پھر تلوار چلائیں گے۔ چودہ پندرہ دن کے بعد صالح نے ایک سو بیس (۱۲۰) کے ساتھ خروج کیا تو سب سے پہلے محمد بن مروان کے جانوروں کو گرفتار کر کے خارجیت کا اعلان کیا۔ محمد بن مروان نے پہلے عدی بن عدی کو پھر حارث بن جعونہ وغیرہ کو بغاوت فرد کرنے کے لیے بھیجا جس میں دوران لڑائی تیس (۳۰) خارجی مارے گئے۔ صالح بقیۃ السیف کو لے کر موصل کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر ''دسکرۃ'' پہنچ گیا۔ آخرکار حارث بن عمیرہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہو گیا اور مرتے وقت وصیت کر گیا کہ میرے بعد شبیب کو امیر بنالینا۔ شبیب نے امیر الخوارج کا کردار ادا کرتے ہوئے حارث بن عمیرہ کے لشکر پر شب خون مارا جس سے بہت سارے مسلمان شہید ہو گئے یہ ۱۳ رجب ۷۶ھ کا واقعہ ہے۔

صالح بن مسرح کے فی النار ہو جانے کے بعد خارجیوں نے بڑے پردرد مرثیے لکھے۔

ایک شعر ملاحظہ ہو

امنھال ان الموت غاد ورائع
ولا خیر فی الدنیا وقد مات صالح

اے منھال موت تو صبح اور شام آنے ہی والی ہے صالح کے مرجانے کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۸۳)

یزید بن بشر تمیمی خارجی

خروج وبغاوت میں ذوالخویصرہ تمیمی کونسل کو جو امتیاز حاصل ہے اس کے پیش نظر یزید بن بشر تمیمی نے ''جوفی'' مقام پر خروج کیا تو بشر بن مروان نے اسے نہروانی خوارج کے ساتھ ہمیشہ کے لیے منصل کر دیا (کہ مارا گیا)

ابراہیم ابن عربی یمامہ نجد کا گورنر تھا اس کے دور میں کچھ خارجی قیدیوں نے لاحکم الااللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے بدمعاشی کی تو کسی نے کہا تم اپنی بیڑیاں توڑ دو۔ خوارج نے کہا وہ کیوں؟ لسنا نرید الفرار۔ ہم بھاگنا نہیں چاہتے۔ ابراہیم ابن عربی نے ان کو ہاویہ کا مقیم بنوا دیا۔ (انساب الاشراف ج۵ ص ۱۸۳)

شبیب بن یزید شیبانی کا خروج

یزید بن نعیم شیبانی غزوہ روم میں شریک ہوا وہاں اس نے جنگی قیدیوں میں سے ایک لونڈی خریدی جس سے عید الاضحیٰ (یوم نحر) کے دن ۲۵ھ کو شبیب پیدا ہوا تو اس کے باپ نے کہا: **ولد فی یوم تهراق فیه الدماء واحسبه سیکون صاحب دماء** یہ اس دن پیدا ہوا جس دن خون بہایا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ خون ریزیاں کرنے والا ہوگا۔

شبیب قتل وغارت کیا کرتا تھا اور کردوں پر شب خون مارا کرتا تھا ایک موقع پر اس نے سورہ نساء کی آیات ۳۹ تا ۴۲ سنیں تو لرزہ براندام ہو کر زاہد وصوفی بن گیا۔ شبیب ملتا ملاتا کوفہ چلا آیا یہ اس تلاش میں تھا کہ کوئی صوم وصلوٰۃ کا بڑا پابند مل جائے تو اس کی ملاقات صالح بن مسرح سے ہوگئی اور یہ اسی کا ہو کر رہ گیا۔ سرکاری دیوان میں اس کا نام درج تھا اور سرکاری وظیفہ بھی ملا کرتا تھا یہ کافی عرصے غائب رہا تو دیوان سے اس کا نام کاٹ دیا گیا یہ اپنے وظیفہ کی بحالی کے لیے عبدالملک بن مروان کے پاس پہنچا لوگوں نے عبدالملک سے شبیب کی بابت بات کی تو اس نے کہا ان بکر بن وائل وبنی تمیم حیان کثیر شرھما وما احب ان یکثر واھذہ البلاد کہ بکر بن وائل اور بنو تمیم ان دونوں قبیلوں میں شتر

بہت زیادہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ان علاقوں (شام) میں یہ لوگ زیادہ پائے جائیں۔
اس پر شبیب کہنے لگا کہ عبدالملک تک یہ بات پہنچادو

واللہ لاسوء نہ فابلغوہ عنی فلہ منی یوم ارونان

اللہ کی قسم میں عبدالملک سے برا سلوک کروں گا اور اسے پیغام دے دو کہ میری طرف سے ایک سخت دن ہوگا۔

یہ واپس صالح کے پاس چلا آیا جب صالح قتل ہوگیا تو خوارج نے شبیب کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ بشر بن مروان نے مقابلہ کے لیے لشکر بھیجا جسے شبیب نے شکست دے دی۔ ایک سال بعد بشر بن مروان فوت ہوگیا تو حجاج بن یوسف فتنہ بن کر نازل ہوگیا والی عراق بن گیا۔ حجاج بھی ایک سال تک خاموش رہا حتی کہ شبیب نے بڑا زور پالیا۔ ایام حج میں شبیب نے خروج کیا تو اس کی اطلاع قطری بن فجاءۃ کو ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کے فرد حجاج فاسق کے لیے صفریہ خارجیوں سے ایک آدمی مقرر کردیا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کردے گا ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ کون غالب آتا ہے۔ شبیب نے موصل میں علم بغاوت بلند کیا اور سلامہ بن سیار شیبانی خارجی کو بھی خروج کی دعوت دی تو سلامہ نے تیس (۳۰) منتخب خارجی لے کر عنزہ پر ڈاکہ ڈالا اور عنزہ کو قتل کردیا۔ شبیب نے خروج و بغاوت میں بڑی سرگرمی دکھائی حجاج نے مقابلہ کے لیے ابوالعالیہ وغیرہ کو بھیجا جنہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا حجاج نے سورہ بن ابجر کو روانہ کیا جو شبیب کی طلب میں رواں دواں تھے شبیب وہاں سے مدائن چلا آیا وہاں جو نظر آیا اس کو قتل کردیا اور جانوروں کو خارجیت کی تعلیم دینے کے لیے ساتھ لے لیا۔

ثم ان شبیبا اتی النہروان فوقف اصحابہ علی قبور من قتل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فاستغفر لھم

پھر شبیب نہروان گیا اس کے ساتھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہونے والے خارجیوں کی قبور کے پاس ٹھہرے اور ان کے

لیے دعا مغفرت کی۔ (انساب الاشراف ج۵ص۱۸۷)

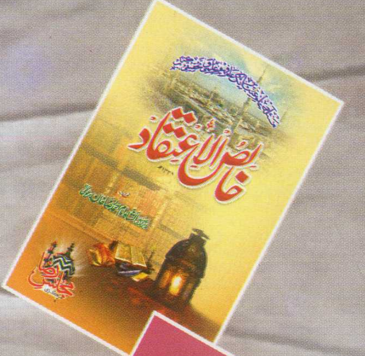
نوٹ آج کے خارجی اگر برا محسوس نہ کریں تو اس بات کی وضاحت کردیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام کی غرض سے حاضری تو حرام ہے تو نہروان پر حاضری عین توحید کس طرح ہے؟

شبیب کا سورہ بن ابجر سے مقابلہ ہوا تو شبیب کا پلہ بھاری رہا جس سے حجاج کو بڑا غصہ آیا۔ پھر اس نے جنرل یعنی سعد بن سرجیل کو چار ہزار کا لشکر دے کر مقابلہ کے لیے روانہ کیا شبیب کے ساتھ صرف ۱۶۰ خارجی تھے

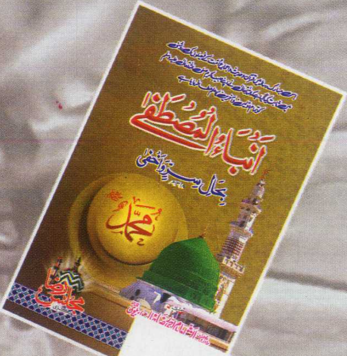
یریہ الھیبة فیخرج من طسوج الی طسوج اور یہ لشکر اسلام کو اپنی ہیبت دکھانے کے لیے کبھی ادھر سے آنکلتا کبھی ادھر سے آدھمکتا

اسی دوران شبیب کا مقابلہ سعید بن مجالد سے ہوا جس کے نتیجے میں سعید بن مجالد خوارج کے ہاتھوں طوبیٰ لمن قتلوہ (الحدیث) کہ خوارج کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کو مبارک کی سعادت پا گیا۔ لشکر اسلام کا بھی ایک جنرل زخمی ہوگیا اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت کا درجہ پا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

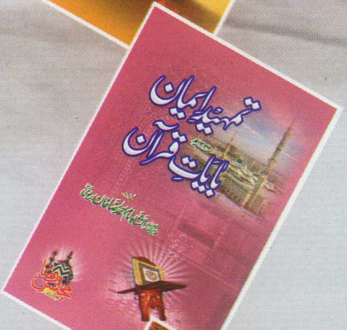
ترتیب



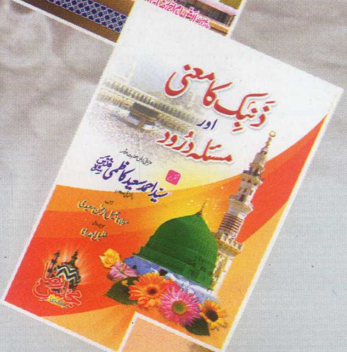
خالص الاعتقاد



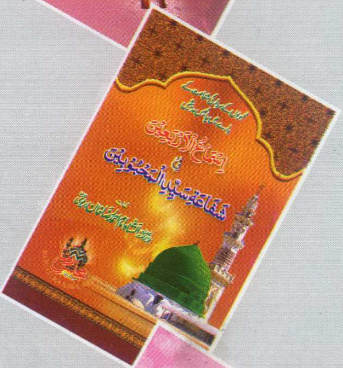
انباء المصطفیٰ



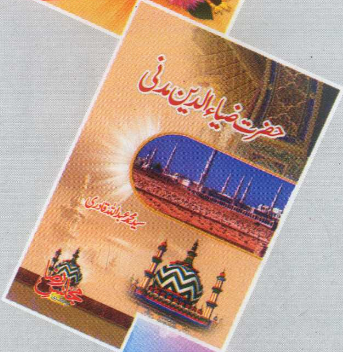
تمہید ایمان
بآیات قرآن



ڈنک کا معنی
اور
مسئلہ درود



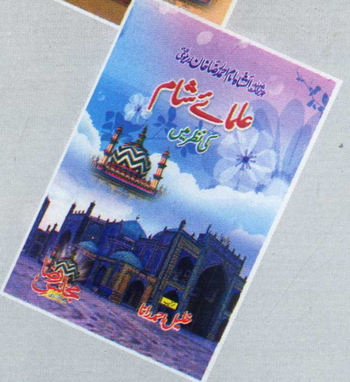
شفاعة سید المحبوبین



حضرت ضیاء الدین مدنی



ازاحة العیب بسیف الغیب



علمائے شام
کی نظر میں